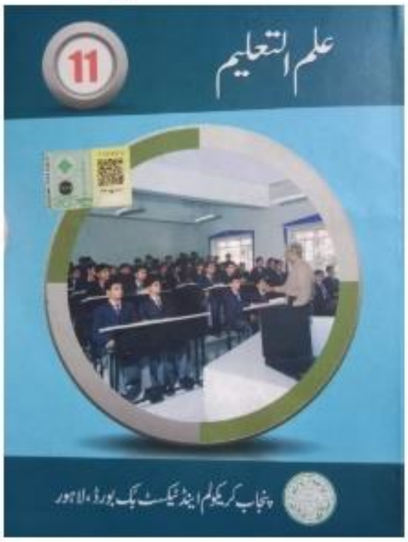
علم التعلیم

اسائنمنٹ سوالاً جواباً



مرتب و کمپوزر: محمد افضل رضا عطاری
شعبہ : فیضان آن لائن اکیڈمی
دعوت اسلامی زندہ آباد

علم التعلیم

اسائنمنٹ سوالاً جواباً

مرتب و کمپوزر محمد افضل رضا عطاری

شعبہ : فیضان آن لائن اکیڈمی

دعوت اسلامی زندہ آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

{ تعلیم }

سوال: تعلیم کا مفہوم بیان کیجیے۔

جواب: تعلیم عربی زبان کا لفظ ہے جو علم سے ماخوذ ہے۔ انگریزی میں اس کا متبادل لفظ Education ہے جو لاطینی زبان کے دو الفاظ "Educere" اور "Educare" سے نکلے ہیں Educere کے معنی "To bring out"۔ اظہار کرنا، باہر نکالنا، بروئے کار " جبکہ " Educare" کے معنی ہیں "To bring up" پروان چڑھانا، نشوونما کرنا، اجا گر کرنا۔ Education کی اصطلاح انھیں دو الفاظ سے مل کر بنتی ہے۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ ان صلاحیتوں کے لحاظ سے ہر انسان دوسرے انسان سے مختلف ہے۔ تعلیم کا عمل انسان کی ان صلاحیتوں کو بروئے کارلانے اور پروان چڑھانے کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تعلیم، انسان کی سیرت و کردار کی تعمیر وتشکیل کرتی ہے تا کہ وہ معاشرے میں ایک کامیاب اور اچھے شہری کی حیثیت سے زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جائے۔

سوال: تعلیم کے بنیادی عناصر Elements کے نام لکھیں اور سب سے اہم عصر کی وضاحت کریں۔

جواب: تعلیم کے بنیادی عناصر درج ذیل ہیں :

متعلم student	معلم Teacher	نصاب curriculum
تعلم learning	تدریس Teaching	معاشرہ Society

عمل تعلیم میں سب سے اہم حصہ طالب علم ہے۔ جس کے لیے تعلیم کا عمل انجام پاتا ہے۔ اسی کی تربیت اور متوازن نشو ونما کے لیے معاشرہ نظام تعلیم وضع کرتا ہے۔ طالب علم معاشرے کا ایک اہم رکن ہے اس کی تعلیم پورے معاشرے کی تعلیم ہے۔ معاشرے کے لیے ضروری ہے کہ طالب علم کی تربیت اس کی انفرادی ضروریات ، صلاحیتوں اور دلچسپیوں کے مطابق کرے تا کہ وہ معاشرے کا ایک مفید رکن اور اچھا شہری بن کر اپنے اور دوسروں کے حقوق و فرائض کو سمجھ سکے۔

سوال: نصاب تعلیم سے کیا مراد ہے؟ عمل تعلیم میں نصاب کی کیا اہمیت ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: نصاب وہ شاہراہ ہے جس پر چل کر طالب علم اپنی منزل تک پہنچتا ہے۔ نصاب کے لفظی معنی راستہ کے ہیں جبکہ اصطلاح میں نصاب سے مراد وہ تمام سرگرمیاں ، مشاغل، تجربات، مشاہدات اور تحقیقات ہیں جو مقاصد تعلیم کے حصول کے

لیے تعلیمی ادارے کے اندر یا باہر ادارے کی نگرانی میں سر انجام پائیں۔ یہ نصاب کا جدید تصور ہے عمل تعلیم کی انجام دہی کے لیے تمام علوم و فنون، تجربات و مشاغل اور دیگر تمام لوازمات نصاب کا حصہ ہیں۔

عمل تعلیم میں نصاب تعلیم کی وہی حیثیت ہے جس طرح کسی ملک میں دستور (آئین) سب سے اہم ہوتا ہے اور وہ ملک کے نظام کو چلاتا ہے حکومت کے اختیارات متعین کرتا ہے،قوانین بنانے کی بنیاد بنتا ہے بالکل اسی طرح نظامِ تعلیم میں نصابِ تعلیم کی حیثیت ہوتی ہے۔

سوال: تعلم learning سے کیا مراد ہے؟ تعلم کے نتیجے میں ہونے والی انسانی شخصیت میں ہونے والی تبدیلیوں کو مثالوں سے واضح کیجیے۔

جواب: تعلم کا مطلب ہے انسان کی شخصیت میں آنے والی تبدیلی۔ یہ تبدیلی جسمانی، اخلاقی، روحانی یا کردار میں ہو سکتی ہے۔ یہ تبدیلی تجربات اور واقعات سے پیدا ہوتی ہے۔ اسی لیے تعلیم میں طلبہ کو ایسے حالات اور تجربات دیے جاتے ہیں جن سے ان کے رویے اور عادتیں اچھی سمت میں بدلیں۔

مثال کو آسان کریں: ایک بچہ آگ کو چھوتا ہے، اس کا ہاتھ جلتا ہے اور اسے تکلیف ہوتی ہے۔ وہ فوراً ہاتھ پیچھے ہٹا لیتا ہے۔ یہ اس بچے کا تجربہ ہے۔ اب جب بھی بچہ آگ دیکھتا ہے تو قریب نہیں جاتا ،کیونکہ پہلے تجربے نے اسے سبق سکھا دیا۔ بچے کے رویے میں یہ جو تبدیلی آئی، اسی کو تعلم کہتے ہیں۔

سوال: تدریس کی تعریف کریں ۔ موثر تدریس کیا ہوتی ہے؟ اس کی خصوصیات بیان کریں۔

جواب: تدریس ایک فن ہے، یعنی پڑھانا صرف کتاب پڑھا دینا نہیں بلکہ ایک مہارت ہے۔

استاد مختلف طریقوں اور حکمتِ عملیوں سے طالب علم میں سیکھنے (تعلم) کی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ کلاس میں تمام طلبہ ایک جیسے نہیں ہوتے کسی کی سمجھ تیز ہوتی ہے، کسی کو وقت لگتا ہے کسی کی دلچسپی کسی اور مضمون میں ہوتی ہے اسی لیے استاد ہر طالب علم کی صلاحیت اور ضرورت کو دیکھ کر پڑھانے کا انداز اختیار کرتا ہے، اور ہر مضمون کے لیے الگ طریقہ اپناتا ہے۔

اچھی اور مؤثر تدریس: وہ ہوتی ہے جو طالب علم کو دلچسپ لگے، سمجھنے میں آسان ہو، زیادہ عرصے تک یاد رہے، جب پڑھائی دلچسپ ہو تو طالب علم خوشی سے سیکھتا ہے، اور شوق کے ساتھ اپنے رویے اور علم میں مثبت تبدیلی لاتا ہے۔ استاد کی ذمہ داری ہے کہ پڑھانے کو آسان بنائے، سبق کو دلچسپ بنائے چارٹس، مثالیں، ماڈلز اور دیگر تدریسی اعانات استعمال کرے۔

سوال: فرد کی بنیادی ضروریات کی تشکیل میں تعلیم کے کردار پر نوٹ لکھیے۔

جواب: تعلیم انسانی زندگی میں نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ فرد کی بنیادی ضروریات کی تشکیل اور تکمیل میں تعلیم مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ تعلیم کے ذریعے فرد اپنی ذاتی، معاشی اور معاشرتی ضروریات کو سمجھنے اور پورا کرنے کے قابل بنتا ہے۔ تعلیم انسان کو علم، ہنر اور شعور فراہم کرتی ہے جس سے وہ روزگار حاصل کر کے اپنی معاشی ضروریات پوری کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تعلیم فرد میں اچھے اخلاق، سماجی شعور اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرتی ہے جو اس کی معاشرتی ضروریات کی تکمیل میں مدد دیتا ہے۔ تعلیم فرد کی شخصیت کی تعمیر کرتی ہے اور اس کی صلاحیتوں، دلچسپیوں اور خواہشات کو مثبت سمت دیتی ہے۔ یوں تعلیم فرد کو ایک باوقار، خودمختار اور مفید شہری بناتی ہے

سوال: ایک صحت مند معاشرہ کی تشکیل میں تعلیم کس طرح مدد گار ثابت ہوتی ہے۔ وضاحت کیجیے۔

جواب: تعلیم معاشرے کی ترقی اور بہتری میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ایک صحت مند معاشرہ وہ ہوتا ہے جہاں لوگ علم، شعور، اخلاق اور ذمہ داری کے حامل ہوں۔ تعلیم اس میں مددگار اس لیے ثابت ہوتی ہے کہ اچھے اخلاق اور اقدار کی تربیت: تعلیم افراد میں ایمانداری، برداشت، احترام اور انصاف جیسے اخلاق پیدا کرتی ہے، جو معاشرتی ہم آہنگی کے لیے ضروری ہیں۔

معاشرتی شعور اور تعاون: تعلیم یافتہ لوگ اپنے حقوق و فرائض سے واقف ہوتے ہیں اور معاشرتی مسائل حل کرنے میں تعاون کرتے ہیں۔

معاشی اور سماجی ترقی: تعلیم افراد کو ہنر اور صلاحیتیں سکھاتی ہے جس سے وہ روزگار حاصل کر کے معاشرے کی معیشت مضبوط بناتے ہیں۔

قومی اور بین الاقوامی ذمہ داری: تعلیم افراد کو یہ سکھاتی ہے کہ وہ اپنے ملک اور معاشرے کے لیے مثبت کردار ادا کریں اور عالمی سطح پر بھی شعور کے حامل ہوں۔

سوال: تعلیم کے وظائف وضاحت سے بیان کیجیے۔

جواب: **تعلیم کے تین بنیادی وظائف:**

I. ثقافتی و تہذیبی ورثے کا تحفظ، منتقلی اور نشوونما

تعلیم قوم کے تہذیبی اور ثقافتی ورثے کو نئی نسل تک منتقل کرتی ہے۔ زبان، روایات، اخلاقی اصول اور تاریخی شعور محفوظ رہتے ہیں۔ نئی نسل میں قوم کی شناخت اور فخر پیدا ہوتا ہے۔

II. فرد کی بنیادی ضروریات کی تکمیل

تعلیم انسان کی ذاتی، جسمانی، معاشی اور معاشرتی ضروریات پوری کرنے میں مدد دیتی ہے۔یہ فرد کو ہنر، علم اور شعور فراہم کرتی ہے تاکہ وہ اپنی زندگی بہتر بنا سکے۔تعلیم شخصیت کی تعمیر اور مثبت تبدیلی (تعلم) لاتی ہے۔

III. معاشرتی زندگی کی تشکیل نو

تعلیم افراد میں اخلاق، ذمہ داری اور تعاون پیدا کرتی ہے۔معاشرے میں ہم آہنگی، امن اور ترقی کے لیے افراد کو تیار کرتی ہے۔تعلیم کے ذریعے معاشرتی رویّے بہتر ہوتے ہیں اور مضبوط، صحت مند معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

سوال: عمل تعلیم میں معلم Teacher کے کردار پر نوٹ تحریر کیجیے۔

جواب: **معلم کا کردار اور اہمیت:** معلم وہ ہستی ہے جو طالب علم کی تعلیم و تربیت کا کام انجام دیتا ہے۔تعلیمی عمل کی کامیابی کا دارومدار زیادہ تر معلم کی محنت اور قابلیت پر ہوتا ہے۔

معلم طالب علم کے لیے مثالی شخصیت ہے اس کا مربی، رہنما اور مشیر ہوتا ہے طالب علم اکثر استاد کی تقلید کرتا ہے اگر استاد علم، کردار اور اخلاق میں اعلیٰ ہو، تو وہ طالب علم کو بھی زندگی میں کامیابی اور اچھائی کی راہ دکھا سکتا ہے۔معلم نہ صرف کتابی علم سکھاتا ہے، بلکہ طالب علم کی زندگی کے ہر معاملے میں رہنمائی بھی کرتا ہے۔اس کی قابلیت، شفقت، محنت اور لگن سے طالب علم کی زندگی میں مثبت تبدیلی آ سکتی ہے۔اگر معلم فنِ تدریس میں ماہر اور تربیت یافتہ ہو، تو وہ تعلیمی عمل میں حقیقی روح پھونک سکتا ہے۔معلم کی عظمت ہر معاشرے میں معلم کا بلند مقام ہے اسے روح انسانی کا صنعت گر اور معمار قوم کہا جاتا ہے معاشرے اور قوم کی تعمیر میں معلم اہم کردار ادا کرتا ہے

ضروری خصوصیات: تدریس کا شوق اور دلچسپی،ذمہ داری کا احساس اور دل سے پیشہ تدریس اپنانا کسی شخص کے لیے جب تدریس صرف مجبوری یا ضرورت کی وجہ سے ہو، تو وہ حقیقی معنوں میں معمار قوم نہیں بن سکتا۔

سوال: تعلیم کے دائرِ عمل کے حوالہ سے مندرجہ ذیل کی وضاحت کیجیے۔

(الف) وقوفی (ب) تاثراتی (ج) مہارتی

جواب: تعلیم انسان کے کردار میں تین طرح کی تبدیلیاں پیدا کرتی ہے:

(1) وقوفی تبدیلی (Cognitive Change)

یہ تبدیلی تصورات اور معلومات سے متعلق ہوتی ہے۔

تعلیم کے ذریعے طالب علم نئی معلومات حاصل کرتا ہے، اشیا کو پہچانتا ہے اور ان کے بارے میں یادداشت (حافظہ) کے ذریعے سوچتا اور سمجھتا ہے۔وہ مختلف اجزاء کا تعلق سمجھتا ہے، چیزوں کو مجموعی طور پر دیکھتا ہے اور ان کی اہمیت اور قدر کا اندازہ لگاتا ہے۔مثال: طالب علم سائنس میں کسی تجربے کے مراحل یاد کرتا ہے اور اس کے نتائج سمجھتا ہے۔

(2) تاثراتی تبدیلی (Affective Change)

اس کا تعلق عادات، رویے اور جذبات سے ہے۔

تعلیم کے نتیجے میں فرد کے رویے میں مثبت تبدیلی آتی ہے۔وہ دوسروں کے خیالات کو سمجھتا، ان کی قدردانی کرتا اور اپنے رویے میں بہتری لانے کی کوشش کرتا ہے۔مثال: طالب علم دوسروں کے خیالات کی قدر کرتا ہے اور تعاون کرنے لگتا ہے۔

(3) مہارتی تبدیلی (Psychomotor/Skill Change)

یہ تبدیلی عملی مہارت اور ہنر سے متعلق ہے۔

تعلیم نہ صرف معلومات دیتی ہے بلکہ طالب علم کو عملی سرگرمیوں میں حصہ لینے اور کام کرنے کے قابل بناتی ہے۔وہ ذہنی اور جسمانی طور پر سرگرمی میں شامل ہوتا ہے، تجربات سے سیکھتا ہے اور کام کو مہارت سے انجام دیتا ہے۔مثال: طالب علم کسی تجربے یا مشق کو بار بار کر کے اس میں مہارت حاصل کرتا ہے۔

سوال: رسمی تعلیم اور غیر رسمی تعلیم پر نوٹ لکھیے۔

جواب: **رسمی تعلیم (Formal Education)**

یہ وہ تعلیم ہے جو باقاعدہ تعلیمی اداروں میں دی جاتی ہے۔نصاب پہلے سے طے شدہ ہوتا ہے اور اس کے مطابق تعلیم کے مقاصد حاصل کیے جاتے ہیں۔سکول، کالج اور یونیورسٹی جیسے ادارے اس تعلیم کے لیے قائم کیے جاتے ہیں۔استاد، نصاب اور طریقہ تدریس سب منظم اور مقررہ ہوتے ہیں۔طلبہ کو علمی، ذہنی، جسمانی اور اخلاقی تربیت دینے کا کام انجام دیا جاتا ہے۔اس میں ہم نصابی سرگرمیاں بھی شامل ہوتی ہیں تاکہ بچے کی مکمل نشوونما ہو۔مثال: کلاس میں پڑھائی جانا، کتابیں پڑھنا، اسباق یاد کرنا، ہوم ورک کرنا۔

غیر رسمی تعلیم (Informal Education)

یہ تعلیم باقاعدہ اداروں کے بغیر حاصل ہوتی ہے۔بچہ اپنے والدین، خاندان، محلے، دوستوں، ماحول اور تجربات سے سیکھتا ہے۔پیدائش سے ہی شروع ہو جاتی ہے اور زندگی بھر جاری رہتی ہے۔اس میں نصاب، امتحان یا مقاصد پہلے سے مقرر نہیں ہوتے۔دائرہ کار وسیع ہے اور یہ بچے کی روزمرہ زندگی کے ہر پہلو سے جڑی ہوتی ہے۔

{معروضی سوالات}

- ❖ بچے کی تعلیم کا اولین مرکز **گھر** ہے۔
- ❖ معاشرے میں فرد کے مقام کا تعین کرنے کے لیے **تعلیم** ضروری ہے
- ❖ **تینوں آپشن** تعلیم کے وظائف میں شامل ہیں ۔
- ❖ تعلیم کا سب سے بڑا مقصد ہے **فرد کے کردار میں مثبت تبدیلی**۔
- ❖ نصاب کو نظام تعلیم میں **لوازمہ، ریڑھ کی ہڈی ، روح کی** حیثیت حاصل ہے۔
- ❖ **تعلم** فرد کے کردار میں مثبت تبدیلی کہلاتی ہے۔
- ❖ **نصاب** انسانی تجربات و مشاہدات سے اخذ کردہ مجموعہ معلومات ہے۔
- ❖ لفظِ ایجوکیشن لغت میں **لاطینی** زبان سے ماخوذ ہے۔
- ❖ بچے کی اولین درسگاہ **گھر** ہے۔
- ❖ بچے کے اولین اساتذہ **والدین** ہوتے ہیں۔
- ❖ طلبہ کو تعلیم کے لیے آمادہ کرنے کا عمل **تدریس** کہلاتا ہے۔
- ❖ **نصاب** ان تمام مشاغل سرگرمیوں اور علوم کا مجموعہ ہے جو مقاصد تعلیم کے حصول کے لیے فراہم کیا جاتا ہے ۔
- ❖ فرد کی شخصیت کے تمام پہلوؤں کی مربوط نشوونما کا عمل **تعلیم** کہلاتا ہے
- ❖ بچے کی **نفسیات** کو پیش نظر رکھ کر ہر پہلو کی مناسب نشوونما کی جائے۔
- ❖ تہذیبی ورثے کی نئی نسل تک **منتقلی** کا عمل تعلیم کا اہم فریضہ ہے۔
- ❖ نظام تعلیم میں نصاب تعلیم کی وہی حیثیت ہے، جو نظام مملکت میں **دستور** کی ہے۔
- ❖ تعلیم کے بنیادی عناصر معلم ، نصاب ، معاشرہ ، تدریس تعلیم اور **تعلم** ہیں۔
- ❖ انسان کی باقی تمام مخلوقات پر فضیلت کی ایک وجہ یہ ہے کہ اسے **تعلیم** دی جاسکتی ہے۔

دوسرا باب:

{مقاصد تعلیم}

سوال: نظام تعلیم کی تعریف کریں اور اس کے بڑے بڑے عناصر کے نام لکھیں۔

جواب: نظامِ تعلیم سے مراد تعلیم سے تعلق رکھنے والے تمام عناصر کا ایسا منظم مجموعہ ہے جو آپس میں جڑے ہوئے ہوں اور مل کر مسلسل طور پر تعلیمی مقاصد حاصل کرنے کے لیے کام کریں۔

نظامِ تعلیم کے اہم عناصر درج ذیل ہیں:

مقاصدِ تعلیم	نصاب	اساتذہ
طلبہ	تدریسی طریقے	تعلیمی ادارے
جانچ اور امتحان		

سوال: نظام تعلیم میں مقاصد تعلیم کے مقام اور حیثیت کا تعین کیجیے۔

جواب: نظامِ تعلیم کا سب سے اہم عنصر مقاصدِ تعلیم ہیں۔

تعلیم کے تمام دوسرے عناصر انہی مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے کام کرتے ہیں۔ یہی مقاصد تعلیمی نظام کو آپس میں جوڑتے ہیں اور اسے درست سمت میں رکھتے ہیں۔ ان مقاصد کی جانچ کے لیے امتحانات لیے جاتے ہیں۔

سوال: مقاصد تعلیم سے کیا مراد ہے پاکستان میں نظام تعلیم کے مقاصد کے تعین میں کن باتوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے؟

جواب: مقاصدِ تعلیم ہر معاشرے کے نظریۂ حیات اور سوچ سے نکلتے ہیں۔ ہر قوم اپنے مقاصدِ تعلیم کا تعین اپنے ملک کے تاریخی، سیاسی، معاشی اور سماجی حالات کو سامنے رکھ کر کرتی ہے تاکہ افراد کی ذاتی اور اجتماعی ضروریات پوری ہو سکیں۔ مقاصدِ تعلیم کی دو قسمیں ہوتی ہیں: کچھ دائمی مقاصد ہوتے ہیں جو قوم کے بنیادی نظریات اور اقدار سے تعلق رکھتے ہیں، جبکہ کچھ عارضی مقاصد ہوتے ہیں جو وقت اور حالات کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ مقاصدِ تعلیم قومی ضرورتوں کے مطابق ہوں۔ ایک اچھا نظامِ تعلیم نئی نسل کو اپنے ثقافتی ورثے اور علوم سے آگاہ کرتا ہے اور ساتھ ہی جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ایسے افراد تیار کرتا ہے جو زندگی کے مختلف شعبوں میں مہارت کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے ادا کر سکیں۔

سوال: روحانی و اخلاقی مقاصد تعلیم کی تفصیل بیان کریں۔

جواب: **روحانی و اخلاقی مقاصدِ تعلیم:** پاکستانی معاشرے میں تعلیم کا ایک اہم مقصد افراد کی اخلاقی اور روحانی تربیت ہے۔ تعلیم کا سب سے بڑا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔ عقیدۂ توحید اور اللہ کی عبادت ان مقاصدِ تعلیم کی بنیاد ہیں۔

1۔ رضائے الٰہی کا حصول:

تعلیم کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے تمام اعمال اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے انجام دے۔ اخلاص کے ساتھ کیا گیا چھوٹا عمل بھی بڑی نیکی بن جاتا ہے، اس لیے نیت کی درستگی کو تعلیم میں خاص اہمیت حاصل ہے۔

2۔ معرفتِ الٰہی:

تعلیم کے ذریعے طالب علم اللہ تعالیٰ کو اپنا خالق، مالک اور حاکم پہچانے اور خود کو اس کے سامنے جواب دہ سمجھے۔ ایسی تعلیم بے فائدہ ہے جو انسان کو اللہ سے دور کر دے۔

3۔ اطاعتِ الٰہی:

تعلیم انسان کو اس قابل بنائے کہ وہ اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق گزارے، حلال و حرام میں فرق کرے اور حق پر عمل کرے۔

4۔ دینِ اسلام کی سمجھ:

تعلیم کا مقصد صرف پڑھا لکھا بنانا نہیں بلکہ دینِ اسلام کی صحیح سمجھ پیدا کرنا ہے تاکہ طالب علم اسلامی اور غیر اسلامی طرز زندگی میں فرق کر سکے اور دینِ اسلام کی تعلیمات پر یقین رکھے۔

سوال: تعلیم کے ذہنی اور علمی مقاصد تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: پاکستان نظریاتی مملکت کے نظامِ تعلیم میں ذہنی اور علمی اعتبار سے درج ذیل مقاصد اہم ہیں:

1۔ خودشناسی:

تعلیم انسان میں خود آگہی پیدا کرتی ہے جس سے وہ اپنی صلاحیتوں کو پہچان کر انہیں بہتر طور پر استعمال اور ترقی دے سکتا ہے۔ علامہ اقبال نے اسی تصور کو خودی کا نام دیا ہے۔

2۔ تسخیرِ کائنات:

تعلیم کا مقصد یہ ہے کہ طالب علم کائنات کو سمجھے، اس کے وسائل کو جائز طریقے سے استعمال کرے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھے۔ اس مقصد کے لیے سائنسی علوم اور ٹیکنالوجی کا حصول ضروری ہے۔

3۔ تصورِ علم سے آگہی:

تعلیم طالب علم کو علم کے حقیقی تصور سے روشناس کراتی ہے۔ وہ یہ سمجھے کہ اصل علم کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور وحی حقیقی ذریعۂ علم ہے، جب کہ دیگر ذرائع علم قیاس پر مبنی ہو سکتے ہیں۔

4۔ خلافتِ الٰہی کی ذمہ داری:

تعلیم انسان کو یہ شعور دیتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نائب ہے اور اس پر لازم ہے کہ اپنی ذمہ داریاں ادا کر کے دنیا کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنائے۔

5۔ قیادت کی صلاحیت:

تعلیم کا مقصد ایسے باصلاحیت افراد تیار کرنا ہے جو علم و ہنر کے ذریعے زندگی کے مختلف شعبوں میں قیادت کا کردار ادا کر سکیں۔

سوال: تعلیم کے معاشی وپیشہ ورانہ مقاصد بیان کیجیے۔

جواب: **تعلیم کے معاشی اورپیشہ ورانہ مقاصد:**

1۔ ہنرمند افراد کی تیاری:

تعلیم کا مقصد ایسے افراد تیار کرنا ہے جو مختلف شعبوں جیسے میڈیکل، انجینئرنگ اور زراعت میں مہارت رکھتے ہوں۔ ان ہنرمند افراد کی وجہ سے معاشرے کی مختلف معاشی ضروریات پوری ہوتی ہیں اور ملک ترقی کرتا ہے۔

2۔ معاشی ترقی اور خوشحالی:

تعلیم یافتہ لوگ بہتر طریقے سے کام کرتے ہیں جس سے ملک کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ جب قومی پیداوار بڑھتی ہے تو ملک معاشی طور پر مضبوط اور خوشحال بنتا ہے۔

3۔ معاشی خود کفالت:

تعلیم انسان کو روزگار کے قابل بناتی ہے۔ تعلیم یافتہ فرد کسی پر بوجھ نہیں بنتا بلکہ اپنی محنت سے کماتا ہے اور خود کفیل ہو جاتا ہے، جس سے پورا معاشرہ معاشی ترقی کی طرف بڑھتا ہے۔

{معروضی سوالات}

- نظام تعلیم کا سب سے اہم عنصر مقاصد تعلیم ہے۔
- اسلام کے نقطہ نظر سے دینی و دنیاوی تعلیم لازم ہے۔
- نظام تعلیم میں مقاصد تعلیم روح کی حثیت کا کردار ادا کرتے ہیں۔
- وحی علم کا حقیقی ذریعہ کیا ہے۔
- انسان سماجی حیوان ہے۔
- مقاصد تعلیم کسی بھی معاشرے کے نظریہ حیات سے ماخوذ ہوتے ہیں۔
- تعلیم کا اہم ترین مقصد یہ ہے کہ طالب علم تعلیم کے نتیجے میں خدا کو پہچان سکے۔
- تعلیم افراد اور معاشرہ کو عالمی قیادت کے منصب کے لیے اہل بناتی ہے۔
- تعلیم کا ایک مقصد ہنر مند افراد تیار کرنا بھی ہے۔
- تعلیم کا ایک مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے خاندان ، ماحول اور معاشرے میں ایک فرد کی حیثیت سے اپنا مقام پیدا کرے۔
- انسانی شخصیت میں اس کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔
- باہمی تعاون سے معاشرے میں ہم آہنگی اور مل جل کر رہنے کا سلیقہ پیدا ہوتا ہے۔
- تعلیم کے مقاصد میں طالب علم کی سیرت کی تشکیل کا اہتمام ہونا چاہیے۔
- تعلیم کا مقصد صرف پڑھے لکھے بے روز گاروں کی کھیپ تیار کرنا نہیں بلکہ ملکی اور بین الاقوامی ضروریات کے مطابق اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل افراد تیار کرتا ہے۔

تیسرا باب

{تعلیم کی بنیادیں}

سوال: تعلیم کی تعریف کریں۔

جواب: تعلیم ایک ایسا منظم اور مسلسل عمل ہے جس کے ذریعے انسان کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی، روحانی اور سماجی صلاحیتوں کو نشوونما دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنی ذات اور معاشرے کے لیے مفید بن سکے اور زندگی کے مقاصد حاصل کر سکے۔

سوال: تعلیم کی چار اہم بنیادوں کے نام بتائیں۔

جواب: تعلیم کی چار اہم بنیادیں:

- نظریاتی بنیادیں (Ideological Foundations)
- فلسفیانہ بنیادیں (Philosophical Foundations)
- نفسیاتی بنیادیں (Psychological Foundations)
- سماجی اور معاشی بنیادیں (Sociological Economical Foundations)

سوال: اسلامی تعلیم کا مرکز و محور کیا ہے؟

جواب: اسلامی تعلیم کا مرکز و محور اللہ کی معرفت، اس کی اطاعت اور رضائے الٰہی کا حصول ہے۔

سوال: اسلام نے تعلیم کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے بحث کریں۔نیز تعلیم کی اہمیت کے بارے میں کوئی ایک قرآنی آیت بمعہ ترجمہ بیان کریں۔

جواب: اسلام دین فطرت ہے اور یہ واحد دین ہے جس نے تعلیم پر سب سے زیادہ زور دیا ہے۔ اسلام تعلیم و تربیت کا ایک منظم نظام ہے، جس کی بنیاد لفظ "اقرأ" پر رکھی گئی، یعنی "پڑھو"۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی بھی اسی لفظ سے شروع ہوئی اور تعلیم کے بارے میں کئی مرتبہ زور دیا گیا، جس سے تعلیم کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔اسلام میں تعلیم کی اہمیت کا ایک اور ثبوت یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو فرشتوں سے آدم کی فضیلت کا تعلق اس کی علم حاصل کرنے کی صلاحیت سے بتایا، جو فرشتوں کے پاس نہیں تھی۔ قرآن مجید میں علم اور تعلیم کے حوالے سے کئی آیات موجود ہیں۔

علم کی فضیلت: فرمان باری تعالیٰ

(1) يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍؕ (پ28، المجادلۃ: 11)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

(2) قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ(9) (پ23، الزمر: 9)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

علم کی فضیلت حدیث کی روشنی میں:

﴿طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ﴾ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

سوال: معاشرے اور تعلیم کے تعلق کو پانچ نکات میں واضح کریں؟

جواب: **معاشرے اور تعلیم کے تعلق کے مختصر پانچ نکات:**

- ❖ انسان فطری طور پر معاشرت پسند ہے، اسی وجہ سے معاشرہ وجود میں آتا ہے۔
- ❖ معاشرے میں مشترکہ رسوم، زبان، مذہب اور ثقافت تعلیم کے لیے بنیاد فراہم کرتے ہیں۔
- ❖ بچہ پیدا ہوتے ہی اپنے ماحول سے مانوس ہوتا ہے اور معاشرتی اقدار سیکھتا ہے۔
- ❖ گھر اور والدین بچے کی اولین درس گاہ اور معلم ہیں، جو ابتدائی تعلیم و تربیت دیتے ہیں۔
- ❖ بچہ ماحول سے اچھے اعمال سیکھتا ہے، جیسے اللہ کو ماننا، بڑوں کی عزت کرنا، اور جھوٹ سے بچنا۔

سوال: تعلیم کا معاشی فائدہ کیا ہے؟

جواب: **تعلیم کے معاشی فوائد:**

1۔ **روزگار:**

تعلیم سے زیادہ روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں اور لوگ مختلف پیشوں سے پیسہ کماتے ہیں۔ بڑے منصوبے بھی لوگوں کے لیے روزگار کا ذریعہ بنتے ہیں۔

2۔ **بہتر معیار زندگی:**

پڑھا لکھا انسان اپنے رہن سہن، میل جول، تہذیب و تمدن میں بہتری لاتا ہے اور زندگی کا معیار بڑھاتا ہے۔

3۔ **قومی ترقی:**

تعلیم سے ملک میں ترقی ہوتی ہے۔ مختلف شعبوں جیسے زراعت، انجینئرنگ، میڈیکل، صنعت اور حرفت کے ذریعے معاشی خوشحالی حاصل ہوتی ہے۔

سوال: اسلامی نظریہ حیات سے کیا مراد ہے؟ تعلیم کا اسلامی تصور وضاحت سے تحریر کریں۔

جواب: پاکستان ایک اسلامی ملک ہے، اس لیے اسلامی نظریۂ حیات کو جاننا ضروری ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر کے مطابق کائنات اللہ تعالیٰ کے حکم سے وجود میں آئی اور انسان کو سمجھ، پہچان، نیکی اور بدی کی تمیز دی گئی۔ انسان کو سوچنے اور عمل کی آزادی اس لیے دی گئی ہے تاکہ اس کا امتحان لیا جائے کہ وہ اللہ کی حاکمیت کو مانتا ہے یا نہیں۔اسلامی نظریۂ حیات دین اور دنیا کو الگ نہیں کرتا بلکہ پوری زندگی کو اللہ کی اطاعت کے تابع بناتا ہے۔ انسان جسم اور روح کا مجموعہ ہے اور انہی دونوں کی وحدت سے اس کی شخصیت بنتی ہے۔ یہی نظریہ زندگی کے تمام شعبوں، جیسے تعلیم، معاشرت، معیشت اور سیاست کی رہنمائی کرتا ہے۔انسان کی تخلیق کا مقصد اللہ کی عبادت اور اطاعت ہے۔ اللہ کی ہدایت انبیاءؑ کے ذریعے قرآن و سنت کی صورت میں ملی ہے اور انسان اپنے ہر عمل پر اللہ کے سامنے جوابدہ ہے۔

تعلیم کا اسلامی تصور: اسلامی تعلیم انسان کی سیرت و کردار کی تعمیر اس طرح کرتی ہے کہ وہ خلیفۃُ اللہ فی الارض بن سکے۔ یہ تعلیم انسان کے عقائد درست کر کے اسے اللہ کی اطاعت اور ذمہ داریوں کا شعور دیتی ہے۔ اسلامی تعلیم کا مقصد ایک عام شہری نہیں بلکہ ایک اچھا مسلمان شہری تیار کرنا ہے۔ اس کا مرکز و محور معرفتِ الٰہی، اطاعتِ الٰہی اور رضائے الٰہی کا حصول ہے۔

سوال: تعلیم کی فلسفیانہ بنیادوں کے بارے میں مفصل تحریر کریں۔

جواب: فلسفہ تعلیم کی ایک بنیادی اور اہم بنیاد ہے، کیونکہ فلسفے کے بغیر انسانی زندگی کو سمجھنا ممکن نہیں۔ فلسفہ زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں فکری تصورات فراہم کرتا ہے۔ تعلیم ہر معاشرے کے نظریۂ حیات کے مطابق ہوتی ہے اور اسی نظریے کی بنیاد پر نظامِ تعلیم کے مقاصد، نصاب، تدریس اور انتظام قائم ہوتے ہیں۔ اس لیے تعلیم میں فلسفے کی اہمیت کو سمجھنا اور واضح کرنا ضروری ہے۔

فلسفہ یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں دانش سے محبت (Love for Wisdom)۔ انسانی عقل کی بنیاد پر حقیقت اور سچائی کی تلاش کو فلسفہ کہتے ہیں۔ انسان فطری طور پر تجسس پسند ہے اور کائنات اور اس میں موجود اشیاء کی اصل حقیقت جاننا چاہتا ہے۔اسی لیے انسان غور و فکر اور منطقی دلیل سے کام لیتا ہے۔ حقیقت تک پہنچنے کے لیے جو عقلی اور فکری طریقہ اختیار کیا جاتا ہے اسے فلسفیانہ طریقِ کار کہتے ہیں۔ فلسفہ صرف ظاہری یا جزوی حقائق تک محدود نہیں بلکہ کلی اور بنیادی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔

سوال: نفسیات تعلیم کے لیے کونسی بنیادیں فراہم کرتی ہے۔ وضاحت کیجئے۔

جواب: نفسیات وہ علم ہے جو انسان کی فطرت، ذہن، رجحانات اور رویّوں کا مطالعہ کرتا ہے۔ ہر انسان اپنی صلاحیتوں، دلچسپیوں اور ضروریات کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے، اس لیے تعلیمی عمل میں نفسیات کی رہنمائی نہایت ضروری ہے۔ تعلیمی نفسیات،

نفسیات کی وہ شاخ ہے جو نفسیاتی اصولوں کو تعلیم میں استعمال کرتی ہے۔ یہ اساتذہ کو تدریسی مسائل، انفرادی اختلافات اور نظم و ضبط کے مسائل حل کرنے میں مدد دیتی ہے۔طلبہ مختلف گھروں اور ماحول سے آتے ہیں، اس لیے ان کی ذہنی سطح، رویّے اور جذبات مختلف ہوتے ہیں۔ نفسیات کی مدد سے استاد طلبہ کی ذہنی صلاحیتوں کو سمجھ کر مؤثر تدریس کر سکتا ہے۔ یوں نفسیات تعلیم کو مؤثر بنانے، شخصیت کی ہمہ پہلو نشوونما اور تعلیمی مقاصد کے حصول میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔

سوال: تعلیم کی معاشرتی بنیادوں پر بحث کیجئے۔

جواب: معاشرہ افراد کے باہمی میل جول اور مشترکہ مقاصد سے وجود میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو معاشرت پسند بنایا ہے، اس لیے معاشرہ انسانی زندگی کے لیے ضروری ہے۔ بچہ پیدا ہوتے ہی اپنے ماحول سے اثر لیتا ہے اور آہستہ آہستہ معاشرے کا حصہ بن جاتا ہے۔بچے کی پہلی درسگاہ گھر اور اولین معلم والدین ہوتے ہیں۔ گھر کے ماحول سے بچہ ابتدائی اخلاق، آداب اور رویّے سیکھتا ہے، جو اس کی تعلیم کی بنیاد بنتے ہیں۔ بعد میں معاشرے کی ضروریات کے پیشِ نظر تعلیمی ادارے قائم ہوئے تاکہ بچوں کی بہتر تعلیم و تربیت ہو سکے۔تعلیم اور معاشرے کا تعلق گہرا ہے۔ نظامِ تعلیم معاشرے کی معاشی، مذہبی، سیاسی اور تہذیبی اقدار کے مطابق تشکیل پاتا ہے۔ اچھی تعلیم معاشرے کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔مدرسہ ایک اہم معاشرتی ادارہ ہے جو بچوں میں نظم و ضبط، تعاون اور اجتماعی زندگی کا شعورپیدا کرتا ہے۔ مدرسہ ایسے افراد تیار کرتا ہے جو معاشرے کی ترقی اور بہتری میں مؤثر کردار ادا کر سکیں۔

سوال: ذرائع علم کون سے ہیں؟ تفصیلا لکھیں۔

جواب: **1۔ حواسِ خمسہ (Five Senses)**

آنکھ، کان، ناک، زبان اور جلد کے ذریعے ہمیں اردگرد کی چیزوں کا علم حاصل ہوتا ہے، جیسے دیکھنا، سننا اور محسوس کرنا۔

2۔ عقل (Intellect)

عقل کے ذریعے انسان سوچتا، سمجھتا اور نتیجہ اخذ کرتا ہے۔ یہ علم کو پرکھنے اور درست فیصلہ کرنے میں مدد دیتی ہے۔

3۔ استاد و روایات (Authority & Traditions)

انسان اپنے اساتذہ، بزرگوں اور معاشرتی روایات سے بھی علم حاصل کرتا ہے جو نسل در نسل منتقل ہوتا ہے۔

4۔ وجدان (Intuition)

کبھی انسان کو بغیر کسی ظاہری وجہ کے کسی بات کا اچانک احساس یا سمجھ آ جاتی ہے، اسے وجدان کہتے ہیں۔

5۔ وحی (Revelation)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہونے والا علم وحی کہلاتا ہے، جو سب سے سچا اور محفوظ ذریعۂ علم ہے۔

سوال: تعلیم کے فوائد کتنی قسم کے ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: **تعلیم کے فوائد کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:**

(1) سماجی فوائد: تعلیم کے سماجی فوائد انسانی شخصیت کی تعمیر اور معاشرے کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تعلیم کے سماجی فوائد درج ذیل ہیں :

❖ **علمی فوائد:**

تعلیم علوم، فنون، سائنسی اور صنعتی ترقی کا ذریعہ ہے۔ علم کے ذریعے انسانی تہذیب اور معاشرت ترقی کرتی ہے۔ اگر تعلیم نہ ہو تو جہالت بڑھتی ہے اور معاشرہ پیچھے رہ جاتا ہے۔

❖ **اخلاقی فوائد:**

تعلیم انسان کے اخلاق سنوارتی ہے اور اسے اعلیٰ اقدار، جیسے اخلاص، ایثار اور تقویٰ سکھاتی ہے۔ اچھے اخلاق کے بغیر معاشرہ صرف مادی یا حیوانی گروہ بن جائے گا۔ تعلیم کے نتیجے میں ایک فلاحی اور منظم معاشرہ وجود میں آتا ہے جس میں امن، بھائی چارہ اور انسانی عظمت قائم رہتی ہے۔

❖ **تعلیم کے سیاسی فوائد:**

تعلیم معاشرے میں نظم و ضبط اور اجتماعی شعور پیدا کرتی ہے۔ یہ افراد میں حب الوطنی، قومی مفادات کا شعور اور بین الاقوامی حالات کی سمجھ پیدا کرتی ہے۔ تعلیم یافتہ لوگ سیاسی عمل میں حصہ لے کر جمہوری اور منظم معاشرہ قائم کرتے ہیں، جہاں عدل و انصاف کے اصولوں کے مطابق حقوق و فرائض ادا کیے جاتے ہیں۔

(2) معاشی فوائد :

❖ **روزگار**

تعلیم کی وجہ سے لوگوں کو کام کے زیادہ مواقع ملتے ہیں۔ پڑھا لکھا انسان مختلف پیشوں میں کام کر کے پیسہ کماتا ہے۔ بڑے منصوبے بھی تعلیم یافتہ افراد کی وجہ سے بنتے ہیں جن سے مزید روزگار پیدا ہوتا ہے۔

❖ **بہتر معیار زندگی**

تعلیم انسان کو بہتر طریقے سے زندگی گزارنا سکھاتی ہے۔ پڑھا لکھا انسان اپنے رہن سہن، اخلاق اور برتاؤ میں بہتری لاتا ہے۔ اس کی زندگی کا معیار ایک ان پڑھ شخص کے مقابلے میں بہتر ہوتا ہے۔

❖ **قومی ترقی**

تعلیم کی بدولت ملک ترقی کرتا ہے۔ زراعت، صنعت، انجینئرنگ اور طب جیسے شعبوں میں تعلیم یافتہ افراد کام کرتے ہیں جس سے ملکی معیشت مضبوط ہوتی ہے۔

{معروضی سوالات}

- ✓ کسی بھی قوم کا طرزفکر، طرز عمل اور اخلاقی اقدار وروایات کے مجموعہ کو **نظریہ حیات** کہتے ہیں۔
- ✓ انسان کا مقصد تخلیق **اطاعت الٰہی** ہے۔
- ✓ **علماء** انبیاء علیہ السلام کے وارث ہیں۔
- ✓ نظام تعلیم کا ایک عنصر **حکمت وتدریس** ہے۔
- ✓ تعلیم کا سب سے اہم مقصد **رضائے الٰہی** حاصل کرنا ہے۔
- ✓ ہر انسان فطرتاً **آزاد** پیدا ہوتا ہے۔
- ✓ زندہ قومیں اپنی اقدار و روایات کو **زندہ رکھتی** ہیں۔
- ✓ **وقت کی پابندی** نظم و ضبط میں پہلا اصول ہے۔
- ✓ تعلیم بنیادی طور پر **معاشرتی** عمل ہے۔ تعلیم کا اصل فائدہ **سماجی** ہے۔
- ✓ کسی قوم کا زندگی کے بارے میں نقطہ نظر، اس قوم کا **نظریہ حیات** کہلاتا ہے۔
- ✓ اسلامی نظریہ حیات زندگی کو **دین** اور **دنیا** کو علیحدہ علیحدہ خانوں میں تقسیم نہیں کرتا۔
- ✓ انسان کا مقصد تخلیق **اطاعتِ الٰہی** ہے۔
- ✓ تلاش حقیقت اور صداقت تک رسائی کی جدو جہد اور کوشش جو انسانی عقل کی بنیاد پر کی جائے **فلسفہ** کہلاتی ہے۔
- ✓ فلسفہ **حقیقت** کا دوسرا نام ہے جس سے انسانی زندگی کالائحہ عمل تیار کیا جا سکتا ہے۔
- ✓ تعلیم افراد معاشرہ کی **مجموعی** اور شخصیت کی ہمہ پہلو تکمیل کا نام ہے۔
- ✓ عمر کے مختلف مدارج میں بچوں کی **جسمانی، ذہنی، اور جذباتی** اور صلاحیتوں کا فہم حاصل کر کے معلم اپنے طریقہ کار بہتر بنا سکتا ہے ۔
- ✓ تعلیم اور معاشرے کا **تعلق** بہت گہرا ہے۔
- ✓ تعلیم علوم وفنون کی ترقی اور **اشاعت** کا ذریعہ بنتی ہے۔
- ✓ معاشرے کو منضبط کرنے کا عمل **تعلیم** کہلاتا ہے۔

چوتھا باب

{انسانی نشوونما}

سوال: نشوونما اور بالیدگی کے توارثی اصولوں کی فہرست مرتب کریں؟

جواب: بچے کی نشوونما اور بالیدگی کے وراثتی اصول یہ ہیں:

(1) اصولِ مشابہت

(2) اصولِ غیر مشابہت

(3) اصولِ مراجعت

سوال: بچوں میں کس قسم کے انفرادی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ نام لکھیں؟

جواب: بچوں میں پائے جانے والے انفرادی اختلافات (نام)

جسمانی اختلافات	ذہنی اختلافات	جذباتی اختلافات	مزاجی اختلافات
اخلاقی اختلافات	تعلیمی اختلافات	عادات کے اختلافات	صلاحیتوں اختلافات

سوال: ذہانت کے اعتبار سے بچوں کی درجہ بندی کا جدول تیار کریں۔

جواب: بچوں کی ذہانت کا جدول:

بچوں کی اقسام	مقیاسِ ذہانت	بچوں کی اقسام	مقیاسِ ذہان
فطین بچے	140 یا اس سے زیادہ	کند ذہن بچے	80 سے 89 تک
ذہین بچے	110 سے 139 تک	کم عقل بچے	70 سے 79 تک
متوسط بچے	90 سے 109 تک	ناقص العقل بچے	70 سے کم

سوال: بچوں میں پائے جانے والے کم از کم پانچ جسمانی اور پانچ تعلیمی اختلافات کی فہرست تیار کریں۔

جواب: بچوں میں پائے جانے والے جسمانی اختلافات (کم از کم پانچ)

- قد کا فرق
- وزن کا فرق
- جسمانی ساخت میں فرق

- صحت اور قوتِ برداشت کا فرق
- جسمانی نشوونما کی رفتار میں فرق

بچوں میں پائے جانے والے تعلیمی اختلافات (کم از کم پانچ)

- سیکھنے کی رفتار میں فرق
- فہم و ادراک کی صلاحیت میں فرق
- یادداشت (حافظہ) میں فرق
- توجہ اور یکسوئی میں فرق
- تعلیمی کارکردگی میں فرق

سوال: نشوونما اور بالیدگی کے تصورات کی تعریف بیان کریں اور ان کے باہمی فرق کی وضاحت مثالوں سے کریں۔

جواب: **بالیدگی (Grouth):**

بالیدگی سے مراد ایسی تمام تبدیلیاں ہیں جو کسی فرد میں جسمانی، ذہنی، معاشرتی اور جذباتی لحاظ سے رونما ہوتی ہیں۔مثلاً انسان کی لمبائی، چوڑائی اور وزن میں ایسا اضافہ ہے جس کو پیمائش کے ذریعے معلوم کیا جاسکتا ہے۔

نشوونما (Development):

نشو و نما سے مراد وہ قدرتی اور اندرونی ترقی ہے جو وقت کے ساتھ بچے میں جسمانی، ذہنی، جذباتی اور سماجی صلاحیتوں کے ظاہر ہونے یا مکمل ہونے کی صورت میں ہوتی ہے۔

مثال:جب بچے کی ہڈیاں اور پٹھے مضبوط ہو جاتے ہیں تو وہ رینگنا شروع کر دیتا ہے۔ پھر جیسے جیسے جسم میں مزید طاقت آتی ہے، وہ پہلے کھڑا ہونا اور پھر چلنا سیکھتا ہے۔ اس کے بعد بچہ اپنے ہاتھ پاؤں کا استعمال کر کے مختلف کام کرنے لگتا ہے۔

سوال: نشونما کے اہم اصول بیان کریں نیز واضح کریں کہ ایک معلم کے لیے ان اصولوں کا جاننا کیوں ضروری ہے؟

جواب: **نشوونما کے مندرجہ ذیل اصول ہیں:**

- **نشو ونما ایک مسلسل عمل ہے:**

یہ پیدائش سے لے کر بڑھاپے تک جاری رہتا ہے، چاہے بچہ سو رہا ہو یا جاگ رہا ہو۔

- **نشو ونما ایک ارتقائی عمل ہے:**

بچے کے نئے کام اور صلاحیتیں ایک ترتیب سے ظاہر ہوتی ہیں، جیسے: بیٹھنا ← کھڑا ہونا ← چلنا ← بات کرنا۔

❖ **نشو و نما ایک مربوط عمل ہے:**

جسمانی، ذہنی، جذباتی اور معاشرتی ترقی آپس میں جڑی ہوتی ہے، ایک پہلو میں تبدیلی دوسرے پہلوؤں کو بھی متاثر کرتی ہے۔

❖ **بچوں میں نشو و نما کی رفتار مختلف ہوتی ہے:**

ہر بچے کی جسمانی، ذہنی، جذباتی اور معاشرتی ترقی کی رفتار الگ ہوتی ہے۔

ایک بچہ جسمانی طور پر تیز ترقی کر سکتا ہے، دوسرا ذہنی طور پر۔

❖ **ایک بچے میں مختلف پہلوؤں کی رفتار مختلف ہوتی ہے:**

ایک بچہ جسمانی طور پر مضبوط لیکن ذہنی یا جذباتی طور پر کمزور ہو سکتا ہے۔

❖ **لڑکوں اور لڑکیوں میں نشو و نما کی رفتار مختلف ہوتی ہے:**

ابتدائی سالوں میں لڑکیاں جسمانی اور ذہنی نشو و نما میں سبقت لے جاتی ہیں۔بلوغت کے بعد لڑکے جسمانی اور ذہنی نشو و نما میں تیز ہو جاتے ہیں۔

نشوونما کے اصول جاننا ہر معلم کے لیے ضروری ہے کیونکہ یہ بچوں کی جسمانی، ذہنی، جذباتی اور سماجی ترقی کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ ہر بچہ مختلف رفتار سے بڑھتا ہے، اس لیے اصول جاننے سے استاد ہر بچے کی ضروریات اور صلاحیت کے مطابق تعلیم فراہم کر سکتا ہے۔یہ اصول معلم کو تعلیمی منصوبہ بندی اور بچوں کی مشکلات کی شناخت میں بھی مدد دیتے ہیں، اور یوں استاد طلبہ کی مجموعی ترقی اور صلاحیتوں کے فروغ میں مؤثر کردار ادا کرتا ہے۔

سوال: ماہرین نفسیات نے توارثی خصوصیات متعین کرنے کے لیے کون سے اصول وضع کیے ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: **ماہرین نفسیات کے مطابق بچوں کی خصوصیات کے تین عمومی توارثی اصول:**

i **اصول مشابہت:**

اس اصول کی بنیاد یہ ہے کہ مشابہ چیزوں سے مشابہ چیز پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں، بچے کئی لحاظ سے اپنی ہی عمر یا نسل کے بچوں کی نسبت اپنے والدین سے زیادہ مشابہ ہوتے ہیں۔ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ عام طور پر ذہین والدین کے بچے ذہین، متوسط والدین کے بچے متوسط اور کند ذہن والدین کے بچے کند ذہن ہوتے ہیں۔ والدین کی حاصل کردہ صلاحیتیں نسل در نسل منتقل نہیں ہوتیں کیونکہ تخمی خلیے ماحولی اثرات سے متاثر نہیں ہوتے۔

ii **اصول غیر مشابہت:**

اس اصول کی بنیاد یہ ہے کہ مشابہ چیزوں سے غیر مشابہ چیز بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ یعنی ایک ہی والدین کے بچے ذہانت، قد و قامت اور مزاج وغیرہ میں ایک دوسرے سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ زیادہ تر خصوصیات والدین کی متوسط خصوصیات کے

گرد رہتی ہیں، لیکن بعض خصوصیات تخمی خلیوں کے ملاپ سے طے ہوتی ہیں۔ اس طرح ذہین والدین کے ہاں کبھی کچھ بچے کم ذہین پیدا ہو جاتے ہیں اور متوسط والدین کے ہاں کبھی ذہین بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔

iii اصول مراجعت:

اس اصول کے مطابق انسانی نشو و نما کا رخ غیر معمولی سے متوسط کی جانب ہوتا ہے۔ یعنی اولاد اپنے والدین کی نسبت عام طور پر متوسط اوصاف کی حامل ہوتی ہے۔ مجموعی طور پر بچوں کی خصوصیات نہ تو انتہائی اوپر جاتی ہیں اور نہ ہی انتہائی نیچے، بلکہ فطین والدین کے بچے نسبتاً کم ذہین ہو سکتے ہیں اور کم ذہین والدین کے بچے عمومی طور پر متوسط ذہانت کے حامل ہوتے ہیں۔

سوال: بچے کی نشونما کے لیے توارث اور ماحول میں ہم آہنگی کیوں ضروری ہے؟ عام زندگی کی مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: انسان کی نشوونما اور بالیدگی کے لیے توارث اور ماحول کا ہم آہنگ ہونا ضروری ہے، کیونکہ لوگ عام طور پر ایسے ماحول کو اپناتے ہیں جو ان کی صلاحیتوں اور دلچسپیوں کے مطابق ہو۔ جن میں موسیقی کی صلاحیت زیادہ ہو وہ موسیقی سیکھتے ہیں، جن میں جسمانی توانائی یا کھیل کی مہارت زیادہ ہو وہ کھیلوں کے مواقع تلاش کرتے ہیں، اور محدود صلاحیت والے لوگ سادہ اور معمولی کاموں کو ترجیح دیتے ہیں۔

نشونما ایک خام مال کی طرح ہے اور ماحول اسے سنوار کر ترقی دیتا ہے۔ توارث ایسے ہے جیسے بیج اچھا ماحول تناور درخت، خراب ماحول نشونما کمزور اگر وراثت اور ماحول دونوں بہتر ہوں تو اعلیٰ اور مکمل نشونما ممکن ہے۔

سوال: انفرادی اختلافات سے کیا مراد ہے؟ بچوں میں رجحانات اور صلاحیتوں کے اختلافات کے پیش نظر والدین اور اساتذہ کو کیا کردار ادا کرنا چاہیے۔

جواب: انفرادی اختلافات سے مراد یہ ہیں کہ مختلف افراد میں صلاحیتوں اور قابلیتوں کے اعتبار سے فرق پایا جاتا ہے۔ یہ وہ تمام فرق اور خصوصیات ہیں جو ایک فرد کو دوسرے فرد سے الگ اور منفرد بناتی ہیں۔یہ اختلافات کئی پہلوؤں میں ہو سکتے ہیں، جیسے: جسمانی، جذباتی، ذہنی، معاشرتی، دلچسپیاں اور رجحانات۔

والدین اور اساتذہ کا کردار بچوں میں رجحانات اور صلاحیتوں کے اختلافات کے پیش نظر:

ہر بچہ اپنی دلچسپیوں اور صلاحیتوں میں دوسروں سے مختلف ہوتا ہے۔ والدین اور اساتذہ کا کام یہ ہے کہ وہ ان اختلافات کو سمجھیں اور ہر بچے کے مطابق رہنمائی فراہم کریں۔ بچوں کی دلچسپی اور مہارت کے مطابق سرگرمیاں منتخب کریں اور کمزور صلاحیتوں میں محبت اور حوصلہ افزائی کے ساتھ مدد کریں۔جو بچے کسی شعبے میں ماہر ہوں، انہیں مواقع فراہم کریں تاکہ وہ

اپنی صلاحیت کا عملی استعمال کر سکیں۔ صبر، تعاون اور محبت کے رویے سے بچوں کا اعتماد بڑھتا ہے اور وہ اپنی بہترین قابلیت دکھا سکتے ہیں۔

سوال: انفرادی اختلافات کا جاننا معلم کے لیے کیوں ضروری ہے؟ تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: ہر بچہ اپنی جسمانی، ذہنی، جذباتی اور معاشرتی خصوصیات میں دوسروں سے مختلف ہوتا ہے۔ اس لیے معلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ بچوں کے انفرادی اختلافات کو سمجھے تاکہ ہر بچے کے مطابق تدریس اور رہنمائی فراہم کی جا سکے۔ اس سے معلم بچوں کی دلچسپی، صلاحیت اور سیکھنے کی رفتار کے مطابق انہیں حوصلہ افزائی کر سکتا ہے، اور کسی بھی تعلیمی یا ترقیاتی مسئلے کو بروقت حل کر سکتا ہے۔ بچوں کی انفرادی خصوصیات کے مطابق تعلیم دینے سے نہ صرف ان کی تعلیمی کارکردگی بہتر ہوتی ہے بلکہ ان کی مجموعی نشوونما اور اعتماد بھی بڑھتا ہے۔

سوال: انفرادی اختلافات کا علم نصاب اور طریقہ تدریس کے انتخاب میں ماہرین تعلیم کی کس طرح معاونت کر سکتا ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: بچوں کے انفرادی اختلافات کو سمجھنا ماہرین تعلیم کو نصاب اور طریقہ تدریس کے انتخاب میں مدد دیتا ہے۔ اس سے وہ ایسے موضوعات اور سرگرمیاں شامل کر سکتے ہیں جو مختلف صلاحیتوں اور دلچسپیوں کے حامل بچوں کے لیے مناسب ہوں۔ اسی طرح تدریس کے طریقے بھی ہر بچے کی سیکھنے کی رفتار اور قابلیت کے مطابق منتخب کیے جا سکتے ہیں، جس سے تعلیم زیادہ مؤثر اور ہر بچے کے لیے فائدہ مند بنتی ہے۔

{معروضی سوالات}

- ❖ اعضا کی کارکردگی اور ان کے باہمی ربط میں تبدیلی کے عمل کو **نشو و نما** کہتے ہیں
- ❖ توارث سے مراد وہ تمام صفات ہیں جو بچہ پیدائشی طور پر **آباؤ و اجداد** سے حاصل کرتا ہے۔
- ❖ ایک انسان کے تخمی خلیہ میں **23** جوڑے ہوتے ہیں۔
- ❖ ماں کے پیٹ میں بچے پر **ماحول** کے اثرات ہوتے ہیں۔
- ❖ جسم میں مقداری اضافے کو **بالیدگی** کہتے ہیں۔
- ❖ افعال و وظائف کی بنا پر جسم میں ہونے والی تبدیلی **نشوونما** کہلاتی ہے۔
- ❖ لڑکے اور لڑکیوں میں نشو و نما کی رفتار **مختلف** ہوتی ہے۔
- ❖ نشو و نما ایک **مسلسل** عمل ہے۔
- ❖ بچے کی نشو و نما میں توارث اور ماحول کا **ہم آہنگ** ہونا ضروری ہے۔
- ❖ بچوں کی تعلیم کے عمل میں **ذہنی اختلافات** بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔
- ❖ انفرادی اختلافات بچوں کی **صلاحیتوں** اور قابلیتوں میں پائے جانے والے فرق کا نام ہے۔
- ❖ تعلیم کے دوران بچوں کی **دلی** خواہشات کو مد نظر رکھا جائے۔
- ❖ موروثی اختلافات میں **ذہنی،** جسمانی اور جذباتی اختلافات شامل ہیں۔
- ❖ کند ذہن بچوں کا متقیاس ذہانت **80-89** تک ہوتا ہے۔

پانچواں باب

{تعلم}

سوال: طبعی تبدیلی سے متعلق دو مثالیں لکھئے۔

جواب: طبعی تبدیلی سے مراد وہ تبدیلیاں ہیں جو انسان کے جسم میں قدرتی طور پر وقت کے ساتھ آتی ہیں اور عموماً مستقل نہیں ہوتیں۔

دو مثالیں:

- بچے کا قد بڑھنا اور جسمانی طاقت میں اضافہ
- بالوں کا رنگ یا دانتوں کا نکلنا

سوال: تجربہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: "تجربہ وہ عمل یا موقع ہے جس سے ہم کچھ سیکھتے یا سمجھتے ہیں۔"

سوال: تعلم کی تعریف اپنے الفاظ میں لکھئے؟

جواب: تعلم وہ عمل ہے جس سے انسان سیکھتا ہے، اپنے رویے بدلتا ہے اور اپنے ماحول میں بہتر طریقے سے کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔"

سوال: تعلم بذریعہ سعی و خطا کی ایک مثال لکھئے۔

جواب: فرض کریں ایک بچہ سائیکل چلانا چاہتا ہے۔ وہ بار بار سائیکل پر سوار ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ پہلے پیڈل پر پاؤں رکھتا ہے، پھر اچھل کر سیٹ پر بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن گر پڑتا ہے۔اس عمل سے بچہ یہ سمجھتا ہے کہ جب تک وہ سائیکل کا بیلنس برقرار نہیں رکھے گا، اسے سائیکل چلانا نہیں آئے گا۔ وہ اپنی غلطیوں سے سبق سیکھتا ہے، اور دوبارہ کوشش کرتا ہے۔ آخرکار وہ سیکھ لیتا ہے کہ سائیکل پر کیسے بیٹھنا ہے، ہینڈل بیلنس کرنا ہے اور پیڈل مارنا ہے تاکہ سائیکل چل سکے۔

سوال: تعلم بذریعہ نقل (یا تقلید) کے اقدامات بیان کیجئے۔

جواب: تعلم کا دوسرا طریقہ تقلید یا نقالی ہے۔ اس طریقے میں بچہ جو کچھ دوسروں کو کرتے دیکھتا ہے، وہ اسے دہرانے کی کوشش کرتا ہے اور اس عمل کو اپنے سیکھنے کا حصہ بناتا ہے۔لیکن یاد رکھیں، کچھ کام فطری ہوتے ہیں، جیسے بھوک لگنے

پر کھانا، پانی پینا یا سردی لگنے پر کپڑے پہننا۔ یہ کام خودبخود فطری طور پر کیے جاتے ہیں اور نقالی میں نہیں آتے۔
بچے اپنے گھر میں والدین، بہن بھائی یا خاندان کے دیگر افراد کو دیکھ کر سیکھتے ہیں۔ وہ ان کے کام، باتوں اور رویوں کا مشاہدہ کرتے ہیں اور انہیں نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سوال: بصیرت کی تعریف لکھئے۔

جواب: بصیرت ایک ایسا عمل ہے جس میں انسان اپنے پہلے سے حاصل علم، مہارت یا تجربے کی بنیاد پر فوری اور سمجھداری سے مسائل حل کر سکتا ہے۔

سوال: آمادگی کا مفہوم صرف دو جملوں میں لکھئے۔

جواب: آمادگی وہ حالت ہے جس میں بچہ کسی کام کو سیکھنے یا کرنے کے لیے جسمانی، ذہنی اور جذباتی طور پر تیار ہو،جب بچہ آمادہ ہوتا ہے تو وہ آسانی سے نیا علم یا مہارت حاصل کر لیتا ہے۔

سوال: دلچسپی میں کون سی چیز سب سے اہم ہے؟

جواب: دلچسپی میں سب سے اہم چیز توجہ اور رغبت ہے۔

سوال: تعلم کے بامعنی ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: **تعلم بامعنی اس وقت ہوتا ہے جب:**

- وہ کام فائدہ مند ہو۔
- وہ کام معاشرتی طور پر قابل قبول ہو۔
- وہ کام کسی مقصد کو حاصل کرنے میں مددگار ہو۔

سوال: تعلم بذریعہ عمل سے کیا مراد ہے؟ اس طریقہ تعلیم کے اقدامات تحریر کر کے مثالیں دے کر ان کی وضاحت کیجئے۔

جواب: **تعلم بذریعہ عمل:**

تعلم بذریعہ عمل کا مطلب ہے کہ انسان عمل کر کے سیکھتا ہے۔ مثال کے طور پر:کوئی بچہ کھیل سیکھے گا تو اسے عملی طور پر کھیلنا ہوگا۔خوش خطی سیکھنے کے لیے بار بار لکھنا ہوگا۔تقریر سیکھنے کے لیے سٹیج پر جا کر مخاطب کے سامنے بولنا ہوگا۔یہ عمل اس وقت مؤثر ہوتا ہے جب بچہ:

مقصد کا تعین کرے: وہ سوچے کہ وہ کیا سیکھنا یا حاصل کرنا چاہتا ہے اور کون سی مشکل اسے درپیش ہے۔ **عملی اقدامات پر غور کرے:** وہ سوچے کہ مقصد حاصل کرنے کے لیے کون سے عملی قدم اٹھانے ہوں گے۔

موزوں قدم منتخب کرے: مختلف اقدامات میں سے سب سے مناسب طریقہ چن کر عمل کرے۔اس طرح بچہ اپنی غلطیوں سے سیکھتا ہے، انہیں درست کرتا ہے اور تجربات کے ذریعے مہارت حاصل کرتا ہے۔ تعلم بذریعہ عمل زیادہ تر مہارتوں میں استعمال ہوتا ہے لیکن دیگر تعلیم میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔

سوال: قانون تاثیر کی مثالیں دے کر وضاحت کیجیے۔

جواب: **قانون تاثیر (Law of Effect)**

قانون تاثیر کے مطابق:

کسی کام کا سیکھنا (تعلم) اس بات سے متاثر ہوتا ہے کہ اس کام کے نتائج کیسے محسوس ہوتے ہیں۔اگر کام کے نتائج خوشگوار ہوں، تو بچہ زیادہ سیکھتا ہے اور تعلم مضبوط اور دیرپا ہو جاتا ہے۔اگر کام کے دوران تکلیف یا مشکلات آئیں، تو بچہ اس کام سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور تعلم پر منفی اثر پڑتا ہے۔

روزمرہ زندگی میں ہم یہ دیکھ سکتے ہیں: کچھ بچے خوشی خوشی مدرسے جاتے ہیں، اور کچھ روتے، چیختے یا ناراض ہوتے ہیں۔ یہ ان کے تجربات پر منحصر ہے: اگر تجربات خوشی اور مسرت دیتے ہیں تو بچہ مثبت رویہ اختیار کرتا ہے۔اگر کام کے دوران رکاوٹ یا استاد کی سزا کا سامنا ہو تو کچھ بچے سزا سے بچنے کے لیے اچھا کرتے ہیں (مثبت پہلو) لیکن کچھ باغیانہ رویہ اختیار کر سکتے ہیں (منفی اثر)۔

تعلم پر اثر انداز ہونے والے عوامل لکھیے۔

جواب: **تعلم پر اثر انداز ہونے والے اہم عوامل درج ذیل ہیں:**

انفرادی خصوصیات (Individual Characteristics): ذہانت، رجحانات، دلچسپیاں، مزاج اور جسمانی صحت۔

ماحول (Environment): خاندان، مدرسہ، اساتذہ، وسائل اور مثبت یا منفی ماحول۔

تجربات (Experiences): عملی اور مشاہداتی تجربات جو سیکھنے کا حصہ بنتے ہیں۔

عملی مشق (Practice): بار بار عملی کوشش اور مہارتوں کی مشق۔

تاثیر (Effect): کام کے نتائج، خوشی یا تکلیف سے تعلم پر اثر۔

یہ عوامل بچے کی سیکھنے کی صلاحیت اور تعلم کی رفتار کو متاثر کرتے ہیں۔

{معروضی سوالات}

- تعلم کے نتیجے میں پیدا ہونے والی تبدیلیاں **مستقل نوعیت** کی ہوتی ہیں۔
- تعلم سے فرد میں **مستقل قسم** کی کرداری تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔
- بچہ صرف وہی کچھ **سیکھتا ہے جو اردگرد کے ماحول میں ہوتا ہے اور مہیج کی صورت میں اس کے کردار پر وارد ہوتا ہے۔**
- تعلم سے فرد میں ایسی استعداد پیدا ہوتی ہے جو اسے **مسائل کو سمجھنے اور اسے حل کرنے میں** مدد دیتی ہے۔
- کرداریت کے نظریات کے ایک ذیلی نظریے یعنی نظریہ ربط کو **تھارنڈ ائیک** نے پیش کیا ۔
- تعلم کے نتیجے میں ، فرد کے کردار میں پیدا ہونے والی تبدیلیاں **مستقل** نوعیت کی ہوتی ہیں۔
- بچے کا خوں خاں کرنا **طبعی و فطری** تبدیلی کے زمرے میں آتا ہے۔
- تعلم کے تین قوانین **تھارن ڈائیک** نے تجویز کیے تھے۔
- فطری یا طبعی تبدیلیوں کے لیے مقررہ **وقت** کو بدلا نہیں جاسکتا۔
- کسی تجربے کا راحت بخش یا سکون پرور نتیجہ، اصل قانون **تاثیر** سے تعلق رکھتا ہے۔
- اگر کوئی فرد کسی دوسرے فرد پر کسی قسم کے مہیج کے اثرات کا مشاہدہ کر کے اس سے پیدا ہونے والی تبدیلی کو خود بھی اختیار کرے تو اس کا یہ تجربہ بالواسطہ ہوگا۔
- تعلم بذریعہ سعی و خطا کے دوران ، فرد سے بار بار **خطائیں** سرزد ہوتی ہیں جن کو دور کر کے وہ اپنے مسئلے کو حل کر لیتا ہے
- مہارتوں پر مکمل عبور اسی وقت ممکن ہے جب فرد ان مہارتوں کو **عملی** طور پر انجام دیتا ہے۔
- آمادگی کا ایک مفہوم یہ ہے کہ تعلم بغیر **خواہش** کے ممکن نہیں ہوتا۔
- تحریک فرد کی داخلی کیفیت کا نام ہے جو فرد کوکسی کے حصول کے لیے لگن یا **مقصد** پیدا کرتی ہے۔
- توجہ کے عمل میں فرد کی تمام تر ذہنی قوتیں **مستعد** ہو کر کام کی حقیقت کو سمجھنے میں مصروف ہو جاتی ہیں۔
- تعلیم کے بامعنی ہونے کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ فردوہی چیز یا کام سیکھتا ہے جو اس کے لیے **فایدہ مند** ہو۔
- رویے سے مراد، فرد کی وہ اندرونی کیفیت ہے جو اسے کسی کام کو **منتخب** کرنے پر تیار کرتی ہے۔

چھٹا باب

{معاشرہ، کمیونٹی اور تعلیم}

سوال: معاشرے اور تعلیم کا تعلق واضح کریں۔

جواب: **معاشرہ اور تعلیم کا باہمی ربط:**

تعلیم ایک معاشرتی عمل ہے اور معاشرہ ہی اس کا اہتمام کرتا ہے تاکہ نئی نسل کی تربیت اور معاشرتی اقدار کی حفاظت کی جا سکے۔ معاشرہ تعلیم پر اثر انداز ہوتا ہے: معاشرتی اقدار، ثقافت، تہذیب و تمدن اور قومی نظریہ حیات تعلیم کے مقاصد، نصاب اور تدریس کے طریقے طے کرتے ہیں۔نصاب اور تدریسی طریقے معاشرے کے تقاضوں اور رجحانات کے مطابق ترتیب دیے جاتے ہیں۔تعلیم نئی نسل میں انسانی، اخوت، محبت، مساوات، عدل و انصاف، نظم و ضبط اور اجتماعی ذمہ داری جیسے اوصاف پیدا کرتی ہے۔

سوال: فرد اور تعلیم کا تعلق بیان کریں۔

جواب: فرد اور تعلیم کا تعلق گہرا اور باہمی ہے۔ فرد جس ماحول اور معاشرے میں پرورش پاتا ہے، وہ اس معاشرے کے نظریہ حیات، عقائد، رسوم و رواج، اقدار اور معاشرتی آداب کو اپناتا ہے۔ تعلیم، خصوصاً گھر اور مدرسے میں حاصل کی جانے والی رسمی اور غیر رسمی تعلیم، فرد کی شخصیت، عادات اور کردار کی تشکیل میں مددگار ہوتی ہے۔اسی طرح، فرد بھی تعلیم کے عمل کو متاثر کرتا ہے: اس کی دلچسپیاں، رویے اور تجربات نصاب، تدریس اور سیکھنے کے عمل پر اثر ڈال سکتے ہیں۔ اسکول میں خوشگوار ماحول، اچھا نصاب اور بہترین تدریسی طریقے فرد کی ذہنی، اخلاقی اور معاشرتی نشوونما کو مثبت طور پر بڑھاتے ہیں۔

سوال: معاشرے کی تعریف کریں۔

جواب: معاشرہ انسانوں کا وہ گروہ ہوتا ہے جو آپس میں مل جل کر رہتا ہے۔ اس کے افراد ایک جیسے رہن سہن، رسم و رواج اور طریقے اپناتے ہیں مشترکہ مقاصد اور اقدار کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے جڑے رہتے ہیں اور مل کر زندگی گزارتے ہیں۔

سوال: کمیونٹی کی تعریف کریں۔

جواب: کمیونٹی سے مراد لوگوں کا وہ گروہ ہے جو ایک ہی جگہ یا علاقے میں رہتا ہو۔ ان لوگوں کی دلچسپیاں اور ضروریات ایک جیسی ہوتی ہیں۔ کمیونٹی کے افراد میں آپس میں ہمدردی، اتحاد اور ایک دوسرے کے ساتھ تعلق کا احساس پایا جاتا ہے۔ عموماً ان کی زبان، لباس، رہن سہن، رسم و رواج اور کھانے پینے کے طریقے بھی ایک جیسے ہوتے ہیں۔

سوال: اسلامی معاشرے کی تین خصوصیات لکھیں۔

جواب: **اسلامی معاشرے کی تین خصوصیات یہ ہیں:**

❖ اللہ کی وحدانیت (توحید)

اسلامی معاشرے کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ہوتی ہے۔ اس معاشرے کے افراد اللہ کو ایک مانتے ہیں اور اسی کے احکامات کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔

❖ رسولِ اکرم ﷺ کی اطاعت

اسلامی معاشرے میں حضور نبی کریم ﷺ کی سنت اور تعلیمات پر عمل کیا جاتا ہے۔ افراد اپنے قول و فعل میں رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں۔

❖ اخلاقِ حسنہ

اسلامی معاشرے کے افراد سچائی، امانت، حیا، صبر اور باہمی تعاون جیسے اچھے اخلاق اپناتے ہیں، جس سے معاشرہ پرامن بنتا ہے۔

سوال: مادہ پرست اور جمہوری معاشروں کا کائنات اور انسان کی تخلیق کے بارے میں کیا نظریہ ہے؟

جواب: مادہ پرست اور جمہوری معاشروں کے نزدیک کائنات اور انسان کی تخلیق کسی خدا کے حکم سے نہیں ہوئی، بلکہ یہ سب قدرتی قوانین کے تحت خود بخود وجود میں آئے۔ ان کے مطابق کائنات ازل سے موجود مادّے سے بنی ہے اور انسان بھی ارتقائی عمل کے ذریعے پیدا ہوا ہے۔یہ معاشرے زندگی کو صرف دنیاوی فائدے اور مادّی ترقی تک محدود سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک انسان اپنی تقدیر کا خود مالک ہے اور اسے کسی آسمانی ہدایت یا وحی کی ضرورت نہیں۔

سوال: مہذب معاشرے طلبہ میں کون سے اوصاف حمیدہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

جواب: آج کی دنیا میں ہر ترقی یافتہ معاشرہ یہ چاہتا ہے کہ اس کے تمام لوگ تعلیم حاصل کریں، کیونکہ تعلیم سے ہی معاشرہ آگے بڑھتا ہے۔ کسی بھی قوم کی ترقی کا دارومدار اس کی تعلیم پر ہوتا ہے۔ اگر کسی ملک کا تعلیمی نظام مضبوط اور بہتر ہو تو اس کے لوگ اور پورا معاشرہ معاشی اور سماجی طور پر ترقی کر جاتا ہے۔جو قومیں تعلیم میں زیادہ آگے ہوتی ہیں، وہ دولت، نظم و ضبط اور ترقی میں بھی دوسری قوموں سے آگے نکل جاتی ہیں۔ اس لیے معاشی اور معاشرتی ترقی کا اصل سبب تعلیم ہے۔ چین، جاپان اور ملائشیا اس بات کی اچھی مثالیں ہیں کہ تعلیم نے قوموں کو ترقی دی۔

سوال: ملکی ترقی میں ماہرین کو کیا اہمیت حاصل ہے؟

جواب: علمُ التعلیم کے مطابق کسی بھی ملک کی ترقی کا دارومدار ماہر اور تربیت یافتہ افراد پر ہوتا ہے۔ ماہرین اپنے علم، مہارت اور تجربے کی بنیاد پر مختلف شعبوں میں درست منصوبہ بندی کرتے ہیں اور قومی وسائل کو بہتر انداز میں استعمال کرتے ہیں۔ تعلیم یافتہ اور ماہر افراد ہی ملک کو معاشی، سائنسی اور معاشرتی ترقی کی راہ پر گامزن کرتے ہیں۔

سوال: تعلیم کے پانچ فوائد لکھیں۔

جواب: تعلیم کے پانچ فوائد درج ذیل ہیں:

1. **شخصیت کی تعمیر:**

تعلیم انسان کے اخلاق، کردار اور سوچ کو بہتر بناتی ہے اور اس کی شخصیت کو نکھارتی ہے۔

2. **معاشرتی ترقی:**

تعلیم یافتہ افراد معاشرے میں نظم و ضبط، باہمی تعاون اور ذمہ داری کا شعور پیدا کرتے ہیں۔

3. **معاشی فوائد:**

تعلیم سے انسان روزگار کے قابل بنتا ہے، جس سے اس کی آمدنی بڑھتی ہے اور ملکی معیشت مضبوط ہوتی ہے۔

4. **سیاسی شعور:**

تعلیم لوگوں میں حقوق و فرائض کا شعور پیدا کرتی ہے اور انہیں اچھے شہری بناتی ہے۔

5. **قومی ترقی:**

تعلیم قوم میں ماہرین پیدا کرتی ہے جو سائنسی، فنی اور تعلیمی میدانوں میں ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرتے ہیں۔

سوال: تعلیم کا جمہوریت سے کیا تعلق ہے؟

جواب: تعلیم اور جمہوریت کا گہرا تعلق ہے۔ تعلیم یافتہ لوگ اپنے حقوق و فرائض سے آگاہ ہوتے ہیں، فیصلے سمجھداری سے کرتے ہیں اور ملک کے نظام میں فعال کردار ادا کرتے ہیں۔ تعلیم لوگوں میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے، جس سے وہ جمہوری عمل میں صحیح طریقے سے حصہ لے سکتے ہیں۔

سوال: معاشرے اور کمیونٹی کا فرق مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: معاشرہ: انسانوں کا ایک وسیع گروہ جو مل جل کر رہتا ہے اور مشترکہ مقاصد و اقدار کے تحت جڑا ہوتا ہے۔

کمیونٹی: انسانوں کا ایک چھوٹا یا محدود گروہ جو ایک خاص جگہ میں رہتا ہو اور جن کی زبان، رسم و رواج اور دلچسپیاں ایک جیسی ہوں۔ **مثالیں:** **معاشرہ:** پورا ملک، قوم یا شہر ایک معاشرہ کہلاتا ہے۔ مثال: پاکستان کا معاشرہ۔

کمیونٹی: ایک گاؤں، محلہ یا کسی خاص علاقے میں رہنے والے لوگ ایک کمیونٹی بناتے ہیں۔ مثال: کراچی کا گلشنِ اقبال محلہ، یا لاہور کے کسی کالونی کے رہائشی۔

سوال: تعلیم کے لیے معاشرے کی اہمیت واضح کریں۔

جواب: معاشرہ تعلیم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جب معاشرے کی تہذیب، ثقافت یا اقدار بدلتی ہیں تو تعلیم بھی بدل جاتی ہے۔ معاشرہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ تعلیم کے کیا مقاصد ہوں اور نصاب کیا ہونا چاہیے۔ نصاب اور تدریس کے ذریعے یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ طلبہ ان مقاصد کو حاصل کریں۔

اچھے اور مہذب معاشرے چاہتے ہیں کہ بچوں میں انسانیت، محبت، ہمدردی، مساوات، انصاف، نظم و ضبط اور خود اعتمادی جیسے اچھے اخلاق پیدا ہوں۔ تعلیم انہیں یہ سکھاتی ہے کہ اپنی ذمہ داریاں کیسے پوری کریں، دوسروں کے ساتھ مل جل کر رہیں، تعاون کریں اور معاشرے کی ترقی میں حصہ لیں۔

سوال: تعلیم فرد کی ترقی میں کیا کردار ادا کرتی ہے؟

جواب: تعلیم کا ایک بہت اہم مقصد یہ ہے کہ انسان کو پیشہ سکھایا جائے تاکہ وہ باعزت روزی کما سکے، اپنی ضروریات پوری کرے اور اپنے خاندان کی کفالت کر سکے۔ قدیم زمانے سے آج تک ہر ملک کی تعلیم کا مقصد یہی رہا ہے کہ لوگ مختلف ہنر سیکھیں اور ہنر مند بنیں۔

تعلیم کا دوسرا اہم مقصد یہ ہے کہ انسان کو معاشرے کے مطابق زندگی گزارنا سکھائے۔ تعلیم انسان کو یہ سمجھاتی ہے کہ معاشرتی اصول، روایات اور زندگی کے طریقے کیا ہیں، اپنی ذمہ داریاں کیسے پوری کریں اور معاشرے کے لیے مثبت کردار ادا کریں۔

سوال: تعلیم معاشرے کی ترقی میں کیا کردار ادا کرتی ہے؟

جواب: تعلیم معاشرے کی ترقی میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بچہ معاشرے میں پیدا ہوتا ہے اور معاشرہ ہی اسے رسم و رواج، آداب، اخلاق اور زندگی گزارنے کے طریقے سکھاتا ہے۔ مدرسہ یا اسکول کے ذریعے بچے کو علم، معاشرتی اقدار، مہارتیں اور فنون سکھائے جاتے ہیں، تاکہ وہ صحیح اور غلط میں تمیز کر سکے اور معاشرے میں اپنا مثبت کردار ادا کرے۔

تعلیم کے ذریعے طلبہ کامیاب اور تربیت یافتہ افراد بنتے ہیں جو معاشرے کی تعمیر، ترقی اور بہتری میں حصہ لیتے ہیں۔

سوال: تعلیم، کمیونٹی اور معاشرے کا تعلق واضح کریں

جواب: معاشرہ اور کمیونٹی تعلیم کے لیے رہنمائی اور ماحول فراہم کرتے ہیں، اور تعلیم کے ذریعے افراد کو معاشرتی زندگی کے قابل بنایا جاتا ہے۔

{معروضی سوالات}

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **علم** کے حصول کو ہر مسلمان کے لیے فرض قرار دیا۔

❖ اللہ تعالی نے انسانوں کو ایک بہت اچھی خاصیت یہ عطا فرمائی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے کر **مل جل کر** رہنا چاہتے ہیں۔

❖ اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام اور **حضرت ہوا** کو پیدا کر کے زمین پر بھیجا تو دنیا کا سب سے قدیم اور چھوٹا معاشرہ وجود میں آ گیا۔

❖ کمیونٹی سے مراد لوگوں کا ایسا گروہ ہوتا ہے جو ایک مقام پر رہائش **پذیر** ہو۔

❖ بعض **جمہوری** یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ کائنات خود بخود وجود میں آگئی ہے۔

❖ تعلیم کا کام یہ ہے کہ معاشرے کے ثقافتی ورثہ کی **منتقلی** بھی کرے۔

❖ ناپسندیدہ ثقافتی اجزا کو ختم کرنا بھی **تعلیم** کی ذمہ داری ہے۔

❖ معاشرے کے نظریہ حیات کا **عملی پہلو تعلیم** ہے۔

❖ یونانی فلسفی ارسطو انسان کو اعلیٰ درجے کا **حیوان** سمجھتا تھا۔

❖ تعلیم معاشرے پر اور معاشرہ **تعلیم** پر اثر انداز ہوتا ہے۔

❖ تعلیم ہمیشہ **معاشرے کے نظریہ حیات** کےتابع ہوتی ہے۔

❖ یورپ اور امریکہ کے ملکوں کے معاشرے **سرمایہ دار اور جمہوری** معاشرے ہیں۔

❖ کمیونٹی اور معاشرہ کیا ہیں۔ **کمیونٹی معاشرے کی ایک اکائی ہوتی ہے۔**

❖ اسلام میں تعلیم کا بنیادی مقصد ہے **رضائے الٰہی کا حصول** ہے۔

❖ کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی نے **سائنس اور ٹیکنالوجی کی اہمیت بڑھا دی ہے۔**

❖ یورپ اور امریکہ کے نظام تعلیم میں **اشتراکیت** کا پر چار ہوتا ہے۔

ساتواں باب

{رہنمائی اور مشاورت}

سوال: رہنمائی سے کیا مراد ہے۔ سکول میں طلبہ کے لیے اس کی ضرورت واہمیت بیان کریں

جواب۔ رہنمائی کا مطلب ہے کسی کو صحیح راستہ دکھانا۔ جب کوئی شخص راستہ بھول جائے یا کسی مشکل میں پھنس جائے تو اسے ایسے طریقے سے سمجھانا کہ وہ خود اپنا راستہ پہچان لے اور اپنی مشکل حل کر سکے اسی کو رہنمائی کہتے ہیں۔

سکول میں طلبہ کے لیے رہنمائی اس لیے ضروری ہے کہ وہ سکول کے ماحول سے بہتر طور پر مطابقت پیدا کر سکیں۔ رہنمائی طلبہ کو پڑھائی میں پیش آنے والی مشکلات، مضامین کے درست انتخاب اور امتحان کی تیاری میں مدد دیتی ہے۔ اس کے ذریعے اساتذہ اور طلبہ کے درمیان اچھے تعلقات قائم ہوتے ہیں اور غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی رہنمائی ملتی ہے۔ یوں رہنمائی طلبہ کی تعلیمی زندگی کو آسان اور کامیاب بناتی ہے۔

سوال: مشاورت ایک سہ پہلو عمل ہے، اس پر بحث کریں۔

جواب: **مشاورت ایک سہ پہلو عمل ہے یعنی اس میں تین باتیں شامل ہوتی ہیں۔**

سب سے پہلے اس میں دو افراد کا ہونا ضروری ہوتا ہے:

- ایک وہ جو مسئلہ لے کر آتا ہے (مشورہ لینے والا) اور دوسرا وہ جو رہنمائی کرتا ہے (مشیر)۔
- دوسری بات یہ ہے کہ مشاورت کوئی بھی شخص نہیں کر سکتا بلکہ یہ کام وہی شخص بہتر طریقے سے کر سکتا ہے جو تربیت یافتہ اور سمجھدار ہو۔
- تیسری اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ مشاورت کا مقصد کسی کا مسئلہ خود حل کرنا نہیں بلکہ اسے اتنا سمجھا دینا اور حوصلہ دینا ہوتا ہے کہ وہ اپنے مسئلے کا حل خود سوچ سکے اور آزادانہ فیصلے کر سکے۔

سوال: تعلیمی میدان میں مشاورت کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: تعلیم میں مشاورت اور رہنمائی اس لیے ضروری ہے کہ ہر بچہ اپنی صلاحیت اور دلچسپی کے مطابق تعلیم حاصل کر سکے اور آگے چل کر زندگی میں کامیاب ہو۔ اگر بچے کو وقت پر اور صحیح رہنمائی مل جائے تو پڑھائی کا عمل بہتر ہو جاتا ہے اور بچے کی چھپی ہوئی صلاحیتیں سامنے آ جاتی ہیں۔ بچوں میں ذہنی، معاشرتی اور جذباتی فرق ہوتا ہے، اسی لیے سکول میں رہنمائی کی ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہ فرق ان کی پڑھائی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں کارکردگی پر اثر ڈالتے ہیں۔ اگر بچے کو اساتذہ

اور والدین کی طرف سے مناسب رہنمائی نہ ملے تو وہ سکول، گھر اور معاشرے میں خود کو ایڈجسٹ نہیں کر پاتا۔کچھ بچے اگر پڑھائی میں کمزور ہوں تو ضروری نہیں کہ وہ ہر چیز میں کمزور ہوں، ممکن ہے وہ کھیل، تقریر یا کسی اور میدان میں بہت اچھے ہوں۔ اس لیے سکول کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی ایسی رہنمائی کرے کہ ان کی تمام قدرتی صلاحیتیں نکھر سکیں اور وہ انہیں بہتر طریقے سے استعمال کر سکیں۔

سوال: رہنمائی کی مختلف اقسام بیان کریں نیز تعلیم سے ان کا تعلق واضح کریں۔

جواب: رہنمائی کی قسمیں :

1۔ تعلیمی رہنمائی:

یہ وہ رہنمائی ہے جو طالب علم کو پڑھائی سے متعلق مسائل میں دی جاتی ہے، جیسے سکول کے ماحول سے مطابقت، اساتذہ اور طلبہ کے تعلقات، مضامین کا انتخاب، امتحان کی تیاری، صحت کے مسائل، کتابوں کی دستیابی اور نصابی و غیر نصابی سرگرمیاں۔ اس کا مقصد طالب علم کی تعلیمی زندگی کو بہتر بنانا ہے۔

2۔ پیشہ ورانہ رہنمائی:

اس رہنمائی کا تعلق پیشہ یا کیریئر کے انتخاب سے ہوتا ہے۔ اس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ کون سا پیشہ اختیار کیا جائے، اس کے لیے کون سی تعلیم، مہارت اور صحت درکار ہے، دفتر کے اصول و ضوابط کیا ہیں اور ترقی کیسے حاصل کی جا سکتی ہے۔

3۔ نفسیاتی رہنمائی

یہ رہنمائی ذہنی اور جذباتی مسائل کے حل کے لیے ہوتی ہے، جیسے احساسِ کمتری، ذہنی دباؤ، حسد، غصہ، خوف اور رویّوں کے مسائل۔ اس کا مقصد فرد کو ذہنی طور پر پُرسکون اور متوازن بنانا ہے۔

4۔ معاشرتی رہنمائی

یہ رہنمائی انسان کو معاشرے میں اچھا شہری بننے میں مدد دیتی ہے۔ اس کے ذریعے اچھے اخلاق، ذمہ داری، دوسروں کے حقوق و فرائض کا شعور، سماجی اقدار اور مثبت رویّے پیدا ہوتے ہیں تاکہ فرد خوش اور کامیاب زندگی گزار سکے۔

سوال: مشاورت کے مختلف طریقے تفصیل سے بیان کریں

جواب: مشاورت کی تین اقسام:

1۔ ہدایاتی مشاورت (Directive Counselling)

اس میں مشیر اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مشار اپنا مسئلہ بتاتا ہے اور مشیر اسے حل بتا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اس پر عمل کرو۔ یہ طریقہ عموماً کم عمر بچوں، کند ذہن یا شدید مسئلے کے شکار افراد کے لیے استعمال ہوتا ہے

کیونکہ وہ خود فیصلہ کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔

2۔ غیر ہدایاتی مشاورت (Non-Directive Counselling)

اس میں مشار کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ مشیر صرف سننے، سمجھنے اور اعتماد کا ماحول بنانے کا کام کرتا ہے۔ وہ کوئی حکم یا حل نہیں دیتا بلکہ مشار کو موقع دیتا ہے کہ وہ خود اپنے مسئلے کا حل تلاش کرے۔

3۔ اختیاری مشاورت (Elective Counselling)

یہ ہدایاتی اور غیر ہدایاتی مشاورت کا درمیانی طریقہ ہے۔ اس میں مسئلے، حالات اور فرد کی ضرورت کے مطابق کبھی مشیر رہنمائی دیتا ہے اور کبھی مشار کو خود فیصلہ کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ یعنی ہر مسئلے کے لیے ایک ہی طریقہ مناسب نہیں ہوتا۔

{معروضی سوالات}

❖ زندگی کے ابتدائی سالوں میں بچہ عموماً والدین سے رہنمائی حاصل کرتا ہے۔
❖ اللہ تعالی نے انبیا کرام کو لوگوں کی رہنمائی کے لیے مبعوث فرمایا۔
❖ رہنمائی کی بدولت طلبہ گھر ، سکول اور معاشرے میں بہتر مطابقت اختیار کرتے ہیں۔
❖ رہنمائی ہر دور میں ہر انسان کی ضرورت رہی ہے۔
❖ رہنمائی میں توجہ کا اصل مرکز فرد ہے۔
❖ رہنمائی میں ہر شخص کو اس کی اپنی صلاحیتوں کے متعلق واقعیت دلائی جاتی ہے۔
❖ رہنمائی اور مشاورت کا عمل دراصل منظم اور مسلسل عمل ہے۔
❖ رہنمائی اور مشاورت کسی شخص کو درپیش مسائل کا حل بتانے کا نام نہیں بلکہ مسائل کو حل کرنے کے قابل بنانا ہے۔
❖ تعلیم اور رہنمائی کے مقاصد میں مطابقت پائی جاتی ہے۔
❖ بچوں کو بڑوں کی نسبت رہنمائی کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔
❖ افراد کے مسائل میں ایک مشترک بات یہ ہے کہ وہ اپنے سارے مسائل کے لیے رہنمائی چاہتے ہیں۔
❖ نوعیت کی رہنمائی دراصل معاشرتی رہنمائی ہوتی ہے۔
❖ غیر رسمی انداز میں رہنمائی کا فریضہ والدین ادا کرتے ہیں۔
❖ رہنمائی اور مشاورت میں فرد کی تمام مشکلات کا حل تلاش کیا جاتا ہے۔
❖ انسانی ذہن و شعور کے متعلق مسائل کے حل کے لیے کی جانے والی سرگرمیاں نفسیاتی رہنمائی قسم سے تعلق رکھتی ہیں۔
❖ ہم نصابی سرگرمیاں رہنمائی تعلیم کی قسم کا حصہ ہیں۔
❖ کند ذہن بچوں کو ہدایتی مشاورت درکار ہوتی ہے۔
❖ رہنمائی میں توجہ کا اصل مرکز انسان ہوتا ہے ۔
❖ رہنمائی اور مشاورت کا عمل دراصل ایک منظم تعلیمی عمل ہے ۔
❖ رہنمائی کی نمایاں چار اقسام ہیں۔

آٹھواں باب

{نصاب ، سلیبس اور درسی کتب}

سوال: نصاب، سلیبس اور کورس کی تعریف لکھیں اور ان کے باہمی فرق کی وضاحت مثالوں سے کریں۔

جواب: 1۔ **نصاب (Curriculum):**

نصاب وہ مجموعہ تعلیمات اور تجربات ہے جو ایک تعلیمی ادارہ طلبہ کو فراہم کرتا ہے تاکہ وہ اپنی شخصیت اور صلاحیتوں کی ترقی کر سکیں۔

مثال: اسکول کا پورا نصاب جس میں سب مضامین، کھیل، فنون اور اخلاقیات شامل ہوں۔

2۔ **سلیبس (Syllabus):**

سلیبس نصاب کا حصہ یا خاکہ ہے جو ہر مضمون کے تحت پڑھائے جانے والے موضوعات اور اسباق کو ظاہر کرتا ہے۔

مثال: ریاضی کے مضمون کا سلیبس جس میں جمع و تفریق، ضرب، تقسیم اور جیومیٹری کے موضوعات شامل ہوں۔

3۔ **کورس (Course):**

کورس وہ مخصوص مضمون یا تعلیم کا حصہ ہے جو ایک مدت میں مکمل کیا جاتا ہے، عام طور پر ایک سال یا سمیسٹر کے دوران۔

مثال: "ریاضی کا دوسرا سالانہ کورس" جس میں مقررہ سلیبس کے اسباق شامل ہوں۔

سوال: نصاب سے کیا مراد ہے؟ مختلف ماہرین کی آرا کی روشنی میں نصاب کی مکمل اور جامع تعریف لکھیں۔

جواب: نصاب (Curriculum) بنیادی طور پر ایک تعلیمی منصوبہ یا لائحہ عمل ہے جسے اسکول یا تعلیمی ادارہ طلبہ کی تعلیم کے لیے ترتیب دیتا ہے۔ یہ طلبہ کو مختلف تعلیمی تجربات فراہم کرتا ہے تاکہ وہ سیکھ سکیں اور اپنی صلاحیتوں کو بڑھا سکیں۔اب مختلف ماہرین کے نظریات کو آسان زبان میں:

جیمس مائیکل لی (James Micheal Lee): نصاب اسکول کی ذمہ داری ہے اور یہ وہ سب کچھ شامل کرتا ہے جو بچوں کو سیکھنے کے لیے درکار ہے۔

میڈ (Mead): نصاب صرف کتابیں یا کلاس کے کام تک محدود نہیں، بلکہ اس میں کھیل، گروپ سرگرمیاں اور اسکول کی تمام سرگرمیاں شامل ہیں۔ **پال ہرسٹ (Paul Hurst):** نصاب طلبہ کو تعلیمی اہداف حاصل کرنے کے قابل بنانے کے لیے تعلیمی سرگرمیوں کو منظم کرنے کا طریقہ ہے۔

فریک مسگر وو (Frank Musgrove): نصاب زندگی کے حقیقی تجربات اور عملی کاموں کو چن کر طلبہ کے لیے سیکھنے کا راستہ آسان بناتا ہے۔

سوال: جائزہ، پیمائش اور تخمین کے تصورات کی تعریف اور مفہوم بیان کریں اور ان کے باہمی فرق کی وضاحت مثالوں سے کریں۔

جواب: **پیمائش (Measurement)**

پیمائش کا مطلب ہے کسی شخص کی کسی خاص صلاحیت یا خصوصیت کو عدد یا مقدار کے ذریعے جانچنا یہ ہمیں بتاتی ہے کہ کوئی شخص کسی چیز میں کس حد تک ماہر یا قابل ہے۔

ماہرین کے نظریات آسان الفاظ میں:

Irving Lorge: پیمائش وہ عمل ہے جس میں ہم مشاہدات کو معنی خیز اور ایک جیسے طریقے سے ظاہر کرتے ہیں۔

Donald Blod & William: پیمائش وہ طریقہ ہے جس سے کسی چیز کی مقدار یا حد کو مخصوص معیار کے مطابق جانچا جاتا ہے۔

Norman Gronlund: پیمائش سے مراد یہ ہے کہ معلوم کیا جائے کہ کوئی شخص کسی خاص خصوصیت کا مالک کس حد تک ہے۔

2 آزمائش (Test)

آزمائش ایک اوزار یا سوالات کا مجموعہ ہے جس سے ہم طلبہ کی خصوصیات یا صلاحیتوں کی پیمائش کرتے ہیں۔
یہ زبانی، تحریری یا عملی شکل میں ہو سکتی ہے۔آزمائش کے ذریعے ہم کسی طالب علم کی پیمائش کر سکتے ہیں، یعنی معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ کسی مضمون یا صلاحیت میں کس حد تک ماہر ہے۔

3 تخمین (Assessment)

تخمین کا مطلب ہے اندازہ لگانا یا دیکھنا۔ یہ استاد کی تدریس کا ایک حصہ ہے، جس میں وہ دیکھتا ہے کہ طلبہ کلاس میں کتنا توجہ دیتے ہیں کتنے دلچسپی رکھتے ہیں کون سا موضوع سمجھ گئے اور کون سا نہیں

سوال: جائزہ سے کیا مراد ہے؟ ماہرین تعلیم کی آرا کی روشنی میں جائزہ کی تعریف بیان کریں۔

جواب: جائزہ (Evaluation / Assessment) عام معنی: جائزہ کا مطلب ہے جانچ پڑتال یا دیکھنا۔
تعلیم و تدریس میں: جائزہ وہ عمل ہے جس کے ذریعے استاد یہ دیکھتا ہے کہ: اس نے جو کچھ پڑھایا، طلبہ نے کس حد تک سمجھا طلبہ کی صلاحیتوں اور کارکردگی میں کتنی ترقی ہوئی ماہرین تعلیم کے نظریات آسان الفاظ میں:

Lindwell: تعلیمی جائزہ وہ عمل ہے جس سے ہم جانچتے ہیں کہ تعلیم کے خاص مقاصد حاصل ہوئے یا نہیں۔

Carter V. Good: استاد مختلف ذرائع سے معلومات اکٹھا کرتا ہے اور دیکھتا ہے کہ اس کی پڑھائی سے طلبہ کے رویے یا صلاحیتوں میں کتنی تبدیلی آئی۔

Norman Gronlund: جائزہ ایک منظم طریقہ ہے جس سے معلوم کیا جاتا ہے کہ طلبہ نے سیکھنے کے مقاصد کس حد تک حاصل کیے ہیں۔

سوال: نصابی جائزہ کے اہم مقاصد کی تفصیل لکھیں۔

جواب: **نصابی جائزہ کے اہم مقاصد (Objectives of Curriculum Evaluation)**

1.نصاب کی افادیت کا اندازہ لگانا:

نصابی جائزہ ہمیں بتاتا ہے کہ نصاب میں شامل موضوعات اور سرگرمیاں طلبہ کی تعلیمی ضروریات اور مقاصد کے مطابق ہیں یا نہیں۔یہ جانچنا ضروری ہے کہ نصاب واقعی طلبہ کی صلاحیتوں کو بڑھانے اور ان کے علم میں اضافہ کرنے میں مددگار ہے۔مثال: اگر اسکول کے نصاب میں سائنس کے عملی تجربات شامل ہیں تو جائزہ دیکھتا ہے کہ طلبہ واقعی تجربات سے سیکھ رہے ہیں یا صرف کتابی معلومات یاد کر رہے ہیں۔

2تدریس کے طریقہ کار کی بہتری:

نصابی جائزہ استاد کو یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ اس نے کس حد تک مؤثر طریقے سے پڑھایا۔اس سے استاد اپنے طریقۂ تدریس کو بہتر بنا سکتا ہے تاکہ طلبہ زیادہ بہتر اور آسانی سے سیکھ سکیں۔

مثال: اگر طلبہ کلاس میں بور ہو رہے ہیں تو استاد اپنے طریقے یا سرگرمیوں میں تبدیلی کر سکتا ہے۔

3 طلبہ کی تعلیمی ترقی کا اندازہ:

نصابی جائزہ طلبہ کی علمی، عملی اور اخلاقی ترقی کا جائزہ لیتا ہے۔

یہ معلوم کرنے میں مدد دیتا ہے کہ طلبہ نے نصاب میں شامل ہدف شدہ اہداف کتنے حاصل کیے ہیں۔

مثال: جائزہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ طلبہ نے ریاضی کے مسائل حل کرنا، سائنس کے تجربات کرنا یا زبان کی مہارتیں حاصل کرنا کس حد تک سیکھ لی ہیں۔

4نصاب کی مضبوطی اور کمزوری کی نشاندہی:

جائزہ بتاتا ہے کہ نصاب کے کون سے پہلو مضبوط ہیں اور کون سے پہلو بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔

اس کے ذریعے نصاب میں بہتری، اپ ڈیٹ یا تبدیلی کی جا سکتی ہے تاکہ یہ وقت اور حالات کے مطابق مؤثر رہے۔

مثال: اگر طلبہ کو تاریخ کے کچھ موضوعات سمجھنے میں دشواری ہو رہی ہے تو نصاب میں ان موضوعات کو آسان یا عملی سرگرمیوں کے ساتھ شامل کیا جا سکتا ہے۔

5 **تعلیمی پالیسیوں اور فیصلوں کی رہنمائی:**

نصابی جائزہ تعلیمی اداروں کو پالیسی بنانے اور فیصلے کرنے میں مدد دیتا ہے۔

یہ فیصلہ کرنے میں بھی مدد کرتا ہے کہ کون سے مضامین، سرگرمیاں یا طریقے نصاب میں شامل کیے جائیں۔

مثال: اگر جائزہ بتائے کہ کمپیوٹر سائنس کے عملی تجربات طلبہ کی ترقی کے لیے ضروری ہیں، تو ادارہ اس کی شمولیت کو نصاب میں شامل کر سکتا ہے۔

{معروضی سوالات}

- نصاب سازی کا عمل مسلسل اور **دائروی** عمل ہے۔
- **میڈ** کے مطابق نصاب کے چارا جزا ہیں۔
- جائزہ ایک **مقداری** عمل ہے ۔
- تعلیمی جائزہ سے مراد ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے **معلم اور متعلم** اپنی تدریس کا اندازہ کر سکتے ہیں۔
- پیمائش جائزے کا **مقداری اور معیاری** پہلو ہے۔
- **تخمین** ایک طرز عمل ہے جس میں استاد ایک وقت میں طلبہ کے درجہ فہم ، دلچسپی ، توجہ کا اندازہ لگا سکتا ہے۔

تمت بالخیر

طالب دعا محمد افضل رضا عطاری

شعبہ فیضان آن لائن اکیڈمی

اہل علم حضرات کہیں تصحیح کی ضرورت محسوس کریں تو پرسنل پر ضرور آگاہ فرمائیں